REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۴ — شمارہ ۹ — REGD. NO. P/GDP. 3

قل ان کنتم تحبون اللہ ... ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ: سالانہ ۳۶ روپے، ششماہی ۱۸ روپے، ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے، فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۷ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ — ۲۸ تبلیغ ۱۳۶۴ ہش — ۲۸ فروری ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۵ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ زیر اشاعت کے دوران موصول ہونے والی تازہ اطلاعات کے مطابق لندن میں خدا کے فضل سے بخیریت ہیں اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فتح الٰہی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۵ تبلیغ (فروری) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بہت زیادہ کمزور ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ خدا کے فضل سے آج مورخہ ۲۵/۲/۸۵ دہلی ہوتے ہوئے بخیریت قادیان تشریف لے آئے ہیں الحمد للہ۔

● مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

حکومتِ پاکستان کی مخالفانہ کوششوں نے تبلیغ کی راہیں وسیع کر دی ہیں

ہمیں چاہیئے کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور دنیا کو بتا دیں کہ احمدیت کیا ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ صلح (جنوری) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن کا ملخص

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ۨابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِــــُٔـوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ڽ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰــهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِــــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

(سورہ توبہ آیت ۳۰ تا ۳۳)

سورہ توبہ کی ان آیات کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

پاکستان کی موجودہ حکومت نے احمدیت کی مخالفت اور اس کی تکذیب کی جو عوامی مہم جاری کر رکھی ہے اس کی کئی صورتیں ہیں (۱) اس کی ایک صورت یہ ہے کہ ملک کا قانون ہر شہری کو مجبور کر رہا ہے کہ وہ اس وقت تک کوئی مفاد حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب (پر دستخط) نہ کرے۔ (۲) دوسرے یہ کہ احمدیوں کے خلاف وہاں کی حکومت اپنا ہر قسم کا اثر و رسوخ استعمال کر کے نہایت ظالمانہ طور پر اُن کے جائز حقوق سے ان کو محروم کر رہی ہے۔ (۳) احمدیت کی مخالفت کی مہم کی تیسری ایک صورت یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے وسیع پیمانہ پر احمدیت کے خلاف لٹریچر کی اشاعت کی جا رہی ہے۔ اور اُسے مختلف زبانوں میں اور مختلف ملکوں میں پھیلایا جا رہا ہے اس لٹریچر کی زبان اس رنگ کی ناشائستہ ہے۔ اور فرضی قصے کہانیاں ایسے رنگ میں بیان کی جا رہی ہیں جو تہذیب کے اس مہذب دور میں نہ صرف یہ کہ ایک حکومت کے شایانِ شان نہیں۔ بلکہ عمومی رنگ میں بھی اخلاقی گراوٹ کی علمبردار ہیں جو بہت تکلیف دہ امر ہے۔

حضور نے فرمایا:- کہ احمدیت کے حق میں یہ تمام حالات اللہ تعالیٰ کے فضل سے نتیجۃً بہتر رنگ میں نتیجہ خیز ثابت ہو رہے ہیں۔ وہ عوام جنہیں اپنے مفادات کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تکذیبی بیانات پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اب آہستہ آہستہ اُن لوگوں کے دلوں میں احساس پیدا ہونے لگا ہے کہ وہ اس بات میں اندھا دُھند تکذیب کی بجائے پورے طور پر اگر نہیں تو کسی حد تک ہی ذرا غور تو کر کے دیکھیں کہ آیا اس معاملہ کی حقیقت کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عوام کے اندر اس احساس کا پیدا ہونا تبلیغی نقطہ نگاہ سے ایک بہت بڑی بات ہے۔ ایسا احساس اور پھر اس وسیع پیمانہ پر اور اتنے قلیل عرصہ میں۔ یہ شاید ہم یہ پیدا نہ کر سکتے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کے لئے یہ سامان پیدا کر دیئے۔ چنانچہ عوام کی توجہ اب احمدیت کی تحقیق کی طرف مائل ہو رہی ہے جو انجام کار یقیناً ان کی غلط فہمیوں کے ازالہ کا اور پھر انہیں احمدیت کے قریب لانے کا باعث ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ مخالفت کی دوسری مہم کہ احمدیوں کے خلاف مظالم روا رکھے جا رہے ہیں (باقی صفحہ ۔۔ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا!"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان دارالامان میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ ——— جاوید اقبال اختر

قادیان ۲۰ فروری - سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشگوئی، پیشگوئی مصلح موعودؓ کی عظمتِ شان کے اظہار اور اس مقدس اور بابرکت دِن کی یاد تازہ کرنے کے لئے، حسبِ روایات کے مطابق آج ساڑھے نو بجے مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام محترم چوہدری محمود احمد صاحب، عارف قائمقام امیر مقامی کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ شایانِ شان طریق پر منعقد ہوا۔ اس سلسلہ میں چونکہ صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات میں تعطیل کردی گئی تھی اس لئے احباب و مستورات و بچے کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔

چنانچہ مکرم سید کلیم الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا مکمل متن پڑھ کر سنایا بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی زیر عنوان

"پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور اہمیت"

ہوئی۔ محترم موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی حالت کا مختصر نقشہ کھینچنے کے بعد اپنے مضمون کی وضاحت کے لئے طالمود کی پیشگوئی کو پیش فرمایا نیز حضور علیہ السلام کی طرف سے نشان نمائی کی دعوت اور آریہ صاحبان کی طرف سے نشان دیکھنے کی خواہش کا اظہار اور آپ کا اہم مشن

یحی الدین ویقیم الشریعۃ

احیاءِ دین اور اقامتِ شریعت کی تکمیل تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلسل چالیس روز ہوشیار پور میں چلہ کشی فرمائی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ عظیم الشان خوشخبری عطا فرمائی۔

اس تقریر کے بعد خاکسار جاوید اقبال اختر نے حضرت مصلح موعودؓ کی شان میں ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے زیر عنوان

"حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ کلام اللہ کے مرتبہ کا اظہار"

فرمائی۔ فاضل موصوف نے دورانِ تقریر بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے مفسرین کی طرف سے جملہ انبیاء علیہم السلام پر لگائے گئے الزامات کی تردید فرمائی اور ایسی آیات کی عصمت انبیاء کو ملحوظ رکھ کر اس رنگ میں تفسیر فرمائی کہ اس کی نظیر نہیں پیش کی جا سکتی کلام اللہ کا مرتبہ کے اظہار کے لئے آپ کی طرف سے تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر ایک عظیم الشان کارِ نمایاں ہے۔ حضور کے اس عظیم کارنامہ کا اظہار معاندین احمدیت نے بھی کیا ہے۔

آج کے اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ کی ہوئی آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

"خلافتِ ثانیہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا غیر معمولی سلوک"

مقرر موصوف نے خلافتِ ثانیہ میں رونما ہونے والے عظیم فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ تحریک جدید جیسی عظیم الشان تحریک جاری فرمائی جس سے جماعت کی جڑیں مضبوط ہوگئیں تبلیغ اسلام کو تیز کرنے اور نوجوانوں کے علمی معیار کو بلند کرنے کی طرف بھی آپ نے خصوصی توجہ فرمائی تاکہ احمدیت (حقیقی اسلام) کے ذریعہ غلبۂ اسلام ہو۔ آپ نے بتایا کہ خلافتِ ثانیہ کا باون سالہ دَور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نشانات کا منہ بولتا ثبوت ہے جس میں جماعت نے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کی۔

اس کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب اقبال کارکن نظارت جائیداد و تعمیرات نے حضرت مصلح موعودؓ کا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

آخر میں محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف قائمقام امیر مقامی نے صدارتی خطاب سے کیا آپ نے فرمایا کہ اس قلیل عرصہ میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کے صرف چند ایک پہلوؤں پر روشنی ڈالی جا سکی ہے۔ لیکن اس پیشگوئی کا ایک ایک لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کی صداقت کی زندہ تصویر ہے آپ نے پیشگوئی کے الفاظ کہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ الفاظ بھی حضرت مصلح موعود کی ذات میں پورے ہوئے کہ آپ کے دورِ خلافت میں آپ کے چوتھے بھائی حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے اسطرح آپ تین کو چار کرنے والے بن گئے اسی طرح آپ کی خلافت سے قبل اسلام کی اشاعت و عظمت کے تین مراکز مکہ مکرمہ مدینہ منورہ اور قادیان دارالامان تھے آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دارالہجرت ربوہ جماعت احمدیہ کو چوتھا مرکز بھی عطا فرمادیا اس طرح آپ تین کو چار کرنے والے ہوگئے۔ بعدہ صدر اجلاس نے چند اعلانات کئے اور اجتماعی دُعا کرائی جس کے ساتھ ہی ساڑھے گیارہ بجے کے قریب یہ بابرکت تقریب بفضلہ تعالیٰ اختتام پذیر ہوئی۔

لجنہ اماءاللہ کے زیر اہتمام خصوصی پروگرام

حسبِ سابق امسال بھی لجنہ اماءاللہ قادیان نے یوم مصلح موعودؓ کے سلسلہ میں خصوصی تقریبات کا اہتمام کیا۔

مورخہ ۲۰ فروری کو ٹھیک ½۲ بجے زیر صدارت محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ جلسہ منعقد ہوا جلسہ کی کاروائی شروع ہونے سے پہلے ناصرات کی چھوٹی چھوٹی بچیاں "یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی" پڑھ رہی تھیں۔ عزیزہ بشریٰ صادقہ حمیمہ کی تلاوت قرآن پاک کے بعد ناصرات کی چھ بچیوں نے ترانہ پڑھا بعدہٗ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ قادیان نے یوم مصلح موعودؓ کی اہمیت بیان (باقی صفحہ ۱۲ پر)

آپ آئیں گے خیرالبشرؐ دیکھنا

ادھر دیکھنا یا اُدھر دیکھنا
جو مشرق سے ابھرا ہے شمس الضحیٰ
یہ ٹلفورڈ[1] سے اٹھی صوتِ اذاں
ساری وادی میں بکھریگی پھول پھیل
ہو نہ پائیگا پامال شیطنت کا گذر
یہ حقیقت میں اسلام آباد ہے
یہ تو مرکز ہے یورپ میں اسلام کا
بیج بویا ہے جو احمدیت نے یاں
یہ صدی طاہرِ دین[2] احمد کی ہے
جتنی تاریک ظلمت کی یہ رات ہے

خدا جلوہ گر ہے جدھر دیکھنا
پھیل جائیگا نورِ سحر دیکھنا
شکاری بنی یورپ کا سحر دیکھنا
باغ پھیل جائیگا اس قدر دیکھنا
الحذر! الحذر! الحذر! دیکھنا
اہل مغرب کا دارالصدر دیکھنا
یاں سے پھیلیگا دیں بالیقیں دیکھنا
ایک دن اسکا شیریں ثمر دیکھنا
کیسے لاتا ہے رنگ دگر دیکھنا
اس سے روشن ہے اسکی سحر دیکھنا

اپنے بندوں کی دلجوئی کے واسطے
آپ آئیں گے خیرالبشرؐ دیکھنا
یہ جو نکلی ہے طاہر[3] کے دل سے دُعا
اس دعا کا ذرا [illegible] اثر دیکھنا

سیدہ [illegible] نزہت بشریٰ برطانیہ

ا؎۔ ٹلفورڈ یہاں جماعت احمدیہ نے ایک نیا مرکز کھولنے کے لئے ۱۲۵ ایکڑ زمین لی ہے۔ اس کا نام اسلام آباد رکھا ہے۔ ۳؎ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب۔ خلیفۃ المسیح الرابع۔

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ نبوت ۱۳۶۳ ہش مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پُر درد اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے ادارہ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل قرآنی آیات کی تلاوت فرمائی :-

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ○ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ○

(سورۃ الفتح آیت ۲۹ و ۳۰)

اس کے بعد فرمایا :-

دنیا بھر سے جو خطوط موصول ہو رہے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ آج کل جماعت کے دل اس

نہایت ہی غلیظ اور ظالمانہ فیصلے

سے بہت ہی دُکھی ہیں جسے پاکستان میں شرعی عدالت کے فیصلے کا نام دیکر بہت اُچھالا گیا۔ اخبارات میں بھی اور ٹیلی ویژن پر بھی اور ریڈیو پر بھی اور بڑے فخر کے ساتھ بعض علماء کو پروگراموں میں پیش کیا گیا اور بارہا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں انتہائی غلیظ زبان استعمال کر کے اپنی دانست میں اُنہوں نے اپنی فتح کے شادیانے بجائے۔ پاکستان سے جو خطوط آ رہے ہیں اُن میں تو شاید ہی کوئی ایسا ہو جس میں انتہائی درد اور کرب کا اظہار نہ کیا گیا ہو۔ بچوں کی طرف سے بھی اور بڑوں کی طرف سے بھی، مردوں کی طرف سے بھی اور عورتوں کی طرف سے بھی ایک انتہائی دردناک کیفیت کا منظر سامنے آتا ہے۔ ان خطوط کو پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہو اسی طرح نہایت ہی تکلیف سے احمدی احباب اور احمدی خواتین مردوں اور بچوں نے بڑوں اور بچوں نے تڑپ تڑپ کر کچھ راتیں اور کچھ دن گذارے ہیں۔ میں اُن کے لئے خود بہت دردمند ہوں جہاں تک بس چلتا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتا ہوں اور ساری جماعت جو ساری دنیا میں ہے اُسکی یہی کیفیت ہے۔ ایک بدن کا ایک حصہ دُکھا ہو تو مومن کا سارا بدن، سارا وجود اس دُکھ کو محسوس کرتا ہے۔ اس لئے

پاکستان کے احمدی اس غم میں اکیلے نہیں

ایک تو براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کی خبروں سے ہر جگہ احمدی کا دل دُکھا ہوا ہے پھر پاکستان کے احمدیوں کی مجبوریاں اور لاچاریاں دیکھ کر دوہری تکلیف ہوتی ہے اس لئے واقعہ یہی ہے کہ کل عالم کا احمدی اس وقت شدید بے قرار اور درد میں مبتلا ہے۔ لہٰذا میں اس مضمون میں آج کے خطاب میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانی چاہتا ہوں کہ یہ واقعات کوئی اتفاقی حادثات نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک وسیع عالمی تدبیر کا ایک حصہ ہیں اور جو کچھ آپ کے ساتھ آج ہو رہا ہے یہ ازل سے مقدر تھا کہ اسی طرح ہو اور اس میں جماعت احمدیہ کے لئے عظیم الشان خوشخبریاں پوشیدہ ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ انتہائی غضب ناک کیفیت جو احمدیت کی دشمنی کی آج ہمیں نظر آرہی ہے، اس کی طرف بھی دھیان کریں کہ کس چیز کا نتیجہ ہے۔

قرآن کریم پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں یہ مقدر تھا

کہ خوبصورت نرم و نازک کونپلوں کی طرح اسلام کا پیغام از سر نو پھوٹے اور پھر دیکھتے دیکھتے بڑھتا چلا جائے اور جتنا وہ بڑھے اور نشوونما پائے اسی قدر دیکھنے والے دشمن اُس پر غیض و غضب میں مبتلا ہو جائیں۔ غرض آیات کی میں نے تلاوت آپ کے سامنے کی ہے ان میں اسی مضمون کو دو حصوں میں بیان فرمایا گیا ہے۔ آغاز میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ۔ کہ وہی خدا ہے جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا، ہدایت و دین حق کے ساتھ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ تاکہ اس دین کو بھی ساری دنیا پر غالب کر دے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بھی ساری دُنیا پر غالب کر دے۔ یہ کیسے ہوگا اس کی آگے

دو تصویریں

کھینچی گئی ہیں ایک پہلا جلوہ اسلام کا جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے ابتدائی ساتھیوں کے ساتھ موجود تھے۔ یہ وہ جلالی شان تھی جس نے بڑی تیزی کے ساتھ اسلام میں پھیلنا تھا اور ایک دوسرا جلوہ بھی یہاں بیان ہے اور پہلا جلوہ تو تورات کے حوالے سے ہے اور دوسرا جلوہ انجیل کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے۔ یعنی محمدی شان کو تو تورات کے حوالے سے بیان کیا گیا اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی احمدی شان کو مسیح کی زبان سے بیان کیا گیا۔ گویا مسیح کے زمانے میں اس شان نے ظاہر ہونا تھا۔ چنانچہ گذشتہ علماء اور مفسرین بھی اس آیت کی تفسیر میں یہی لکھتے چلے آئے کہ یہ اظہار حق جس کا وعدہ کیا گیا ہے یہ حضرت مسیح کے نزول کے وقت پوری شان سے دنیا

"شر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کیساتھ صلح پر راضی نہیں"
(کشتی نوح)

پیشکش :- گلوب ربر مینوفیکچرس۔ ۲۷ ۔ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون : 27-0441
گرام : "GLOBE XPORT"

کے سامنے ظہور پذیر ہوگا چنانچہ یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جس کا یہاں ذکر ہے اور ان آیات میں جو نقشہ ہے وہ یہ ہے کہ دیکھو ان کی مثال جو

اسلام کی نشأۃ ثانیہ

کے لئے دوبارہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت پر مامور ہوں گے یعنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وہ غلام جو آخرین کے دور میں ظاہر ہونے والے ہیں۔ اُن کی کیفیت ایسی ہوگی کہ جیسے روئیدگی زمین سے پھوٹے۔ اور پھر وہ روئیدگی اپنی کونپلوں کو طاقت دے اور وہ کونپلیں پھر مضبوط ہو جائیں فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ اور پھر تنے پر مضبوطی اور شان کے ساتھ قائم ہو جائیں۔ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ۔ جو بونے والے ہیں وہ تو اس کو دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار کریں اُن کے دل خوش ہو جائیں لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ لیکن منکرین اور کفار کے دل غیظ و غضب سے بھر جائیں۔ اتنا واضح نقشہ ہے غیظ و غضب کی وجہ بیان کر دی گئی اور روئیدگی کی مثال ایسی پیار اور عمدگی کے ساتھ بیان کی گئی ہے کہ آپ اگر اس پر غور کریں تو حیرت ہوتی ہے کہ کس شان کے ساتھ یہ جماعت احمدیہ کے اوپر پوری اترتی ہے۔

پہلی بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ یہ نہیں فرمایا کہ روئیدگی پھوٹتی ہے اور پھر تنا مضبوط ہو جاتا ہے یا روئیدگی مضبوط ہو جاتی ہے۔ فرمایا روئیدگی پھوٹتی ہے اور اپنی کونپلوں کو پہلے طاقت دیتی ہے۔ اس میں نہ صرف یہ کہ گہرا فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔

الٰہی قوموں کی ترقی

کا بلکہ جس حوالے سے بات کی جا رہی ہے زراعت کے حوالے سے اس کی بھی ایک گہری حقیقت پر روشنی ڈالی جا رہی ہے۔ ایک زرعی قانون پر روشنی ڈالی جا رہی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ جب بیج روئیدگی نکالتا ہے تو پہلے جب تک بیج اس کو طاقت دے کر آگے نہ بڑھا دے وہ روئیدگی خود اپنی طاقت سے ایک کونپل کو ظاہر نہ کرے اُس وقت تک وہ بیرونی غذا کے محتاج نہیں ہوتے اور بیرونی غذا اُس کو فائدہ پہنچا بھی نہیں سکتی اپنے پاؤں پر پودا نہیں کھڑا ہو سکتا۔ نہیں کھڑا ہو سکتا جب تک پہلے بیج کی اُس طاقت سے جو روئیدگی یعنی سبزے میں تبدیل ہو جاتی ہے، براہِ راست قوت نہ پائے تو ابتدائی عرصہ الٰہی قوموں کی نشوونما کا خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی ذاتی تربیت میں اور ان کی قوت سے فیض پا کر نشوونما پاتا ہے جس طرح انڈے میں ایک زردی ہوتی ہے۔ جو غذا کا کام دیتی ہے چوزے کے لئے۔ اگرچہ سفیدی سے اُس کا جسم بنتا ہے۔ لیکن زردی اُس کے پیٹ میں غذا کے طور پر ہوتی ہے۔ اگر وہ زردی موجود نہ ہو تو چوزہ نشوونما نہیں پا سکتا ناممکن ہے خواہ سارا جسم بھی بن جائے وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ تو فرمایا

اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہوتے ہیں

جو بیج بوتے ہیں اور پھر اُنہیں کی طاقت سے ابتدائی روئیدگی کونپلوں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اُس کی قوتِ قدسیہ ہے جو کار فرما ہوتی ہے۔ اُن کی روحانیت ہے جو ایک نئی زندگی عطا کرتی ہے اپنے ماننے والوں کو۔ جب یہ واقعہ ہو جائے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کا جماعت

کا وقت آجائے یعنی اُس الٰہی جماعت کا تو وہاں سے پھر یہ مثال شروع ہوتی ہے فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ۔ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ پھر وہ مضبوط ہونی شروع ہو جاتی ہے اور فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ اور پھر وہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اُس پر بلوغت کا وقت آجاتا ہے۔ جب وہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہوتی ہے یہ ایک ایسی کیفیت ہے جسے دشمن برداشت نہیں کر سکتا۔ اور شدید غیظ و غضب میں مبتلا ہو جاتا ہے اور پورا زور لگاتا ہے کہ اس کو مٹا دے آج جماعت کے خلاف جتنی دشمنی ہے جتنا غیظ آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ لازماً اس بات کا نتیجہ ہے کہ آپ ترقی کر رہے ہیں قرآن کریم کی پیشگوئی بعینہٖ اسی طرح پوری ہو رہی ہے اگر جماعت احمدیہ ترقی نہ کرتی تو یہ غیظ و غضب نہ پیدا ہوتا اور غیظ و غضب کے باوجود جماعت ضرور ترقی کرے گی یہ

دو خوشخبریاں

ہیں جو اس آیت میں دی گئی ہیں۔ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ کیونکہ نتیجہ یہ نکالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیفیت کا کہ اگرچہ غضب بھی پیدا ہوتا ہے اس کے نتیجہ میں لیکن خدا نے یہ تقدیر اس لئے جاری کی ہے یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ تا کہ وہ بیج بونے والوں کے دل خوش ہوتے چلے جائیں۔ یعنی وہ بڑھتے چلے جاتے ہیں اگر وہ بڑھیں گے نہیں تو دل کیسے خوش ہو سکتے ہیں اُن کے۔ تو غضب کے باوجود دلوں کی خوشی کا سامان اُن کی ترقی میں ہے یہ بتایا گیا ہے ہمیں اور جماعت کو یہ نکتہ سمجھایا گیا کہ جب شدید غضب ناک حالتوں میں اپنے دشمنوں کو پاؤ گے تو اُس وقت بھی تمہارے دلوں میں یہ خوشی ہونی چاہیئے کہ تم ترقی کر رہے ہو شدید مخالفتوں کے باوجود تلواروں کے سائے میں تم لوگ آگے بڑھ رہے ہو۔ اس طرف نظر رکھو گے تو تمہارا دل خوش رہے گا اگر اپنی ترقی کی طرف نظر نہیں رکھو گے تو پھر تمہاری خوشیاں چھین لی جائیں گے لوگ۔ اس لئے خدا کی رحمتوں خدا تعالیٰ کے افضال پر نظر کر کے وہ فرحت حاصل کریں جس کے لیے

قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق

آپ پیدا کئے گئے ہیں۔ آپ کے دلوں کو خدا نے ترقی کی طرف نظر ڈال کر خوش ہونے کے لئے بنایا ہے اس لئے ان کے غضب سے آپ کی وہ مسرتیں جو اسلام کی ترقی کے نتیجے میں آپ کے دل میں پیدا ہونی چاہئیں وہ تو نہیں چھینی جا سکتیں تو اس طرف نظر ڈالیں اور اُس سے طاقت حاصل کریں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ہر غیظ اور غضب کی حالت میں نہ صرف یہ کہ ترقی کرتی ہے بلکہ پہلے سے بڑھ کر ترقی کرتی ہے اور اس وقت یہی نظارہ ہم سب دنیا میں دیکھ رہے ہیں۔ ایک بھی استثنا نظر نہیں آتا

ساری جماعت کی تاریخ

میں کہ کبھی دشمن نے عناد کی آگ لگائی ہو اور جماعت کا کوئی حصہ جل کے بھسم ہو گیا ہو ہر بار بلا استثنا جب دشمن نے آگ بھڑکائی ہے جماعت کندن بن کے نکلی ہے پہلے سے زیادہ قوت سے ظاہر ہوئی ہے۔ بقیہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السّلام)
پیشکش
SK. GHULAM HADI & BROTHERS,
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR, P.O. BHADRAK, DIST:- BALASORE (ORISSA) PHONE NO. 122 - 253.

سے زیادہ شان و شوکت کے ساتھ اُبھری ہے اس میں نئی نئی شاخیں پھوٹی ہیں جب وجود اسکو زندگی کا ایک اعتبار سے ملا ہے۔ نئے نئے وجود ملے ہیں، نئی شکلوں میں پھر وہ قائم ہوئی ہے نئی حدوں کو پار کر کے وہ آگے بڑھ گئی ہے۔ کوئی ایک مدت بھی ایسی نہیں ہوا ہے بتا سکتے جس میں جماعت ترقی کے نتیجے میں سکڑ گئی ہو جہاں سے پیچھے ہٹ گئی ہو۔ زمانہ قرون کی ترقی کے جو بھی معیار آپ سوچ ہیں ایک ایک معیار کو پیش کر کے دیکھیں

ہر معیار کے اعتبار سے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نہ صرف آگے مسلسل بڑھتی چلی جا رہی ہے بلکہ شروع والوں کے وقت زیادہ تیز رفتار کے ساتھ آگے بڑھ جاتی ہے چنانچہ اس وقت جہاں ایک طرف ان دکھوں کی خبروں کی طرف نظر پڑتی ہے اور دوسری طرف اللہ کے ان وعدوں کی طرف بھی نظر پڑتی ہے کہ پہلے سے بہت زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ جماعت پھیلنی شروع ہو گئی ہے اب بعض دفعہ تو مجھے ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو سو بیعت فارموں کا جواب دینے کے لئے دستخط کرنے پڑتے ہیں اور ساری دنیا سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی نشو و نما کی خبریں آ رہی ہیں۔ لیکن یہ کیفیت ابھی اور زیادہ شان کے ساتھ آپ کے سامنے اُبھرنے والی ہے۔ ابھی تو یہ آغاز ہے کیونکہ یہ وہ دور ہے جس میں

ساری جماعت کو مبلغ بننا ہے

انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس کے لئے جب تک میری زندگی کا آخری سانس ہے میں کوشش کرتا رہوں گا۔ کیونکہ وہ آخری ترقی جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیاریاں کر رہے ہیں اور وہ آخری جنگ جو اسلام کی فتح کے لئے غیروں سے ہم نے لڑنی ہے اس کے لئے ایک فوج تیار ہو رہی ہے خدا کے فضل سے۔ اس تیاری میں کچھ وقت ابھی لگے گا جس طرح زمیندار جانتے ہیں جب وہ چھٹا دیتے ہیں بیجوں کا تو شروع میں اس محنت کا کچھ بھی نتیجہ دکھائی نہیں دیتا۔ میں خود زمیندار رہا ہوں اپنے ہاتھ سے کاشت کی ہوئی ہے۔ مجھے پتہ ہے۔ کئی دفعہ گندم کا چھٹا ڈالا اس کے بعد اس کو مٹی میں دبا دیا۔ اور بعض دفعہ اگر موسم ناسازگار ہوا یا موافق ہو تو بعض دفعہ بڑی دیر تک دانے نہیں نکلتے اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ ساری محنت مٹی میں دب گئی لیکن پھر زمیندار کے ہاں وقت مقدر ہیں) وقت

محنت رنگ لاتی ہے

اور خدا کے فضل سے کہیں کہیں سے روئیدگی پھوٹنے لگتی ہے اور زمیندار کی جو کیفیت ہوتی ہے اس کو دیکھ کر زمیندار ہی جان سکتے ہیں اس کو۔ شروع میں تو جب جاتے ہیں کھیتوں میں تو تلاش کرتے ہیں کہاں سے کوئی دانہ پھوٹتا ہوا ہے اور بعض دفعہ ایک صرف سارے ایکڑ میں یا بعض دفعہ سینکڑوں ایکڑوں میں جو پہلا سبزہ ان کو نظر آتا ہے اس کو دیکھ کر ان کا دل ایسا خوش ہوتا ہے کہ گویا سارے جہان کی دولتیں نصیب ہو گئیں پھر رفتہ رفتہ وہ روئیدگی بڑھتی ہے اور اچانک مٹیالا رنگ سبزی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ سارا منظر ہی بدل جاتا ہے۔ لیکن اس وقت بھی اس کی حالت اتنی نازک ہوتی ہے کہ جب تک بیج کی طاقت اس کو حاصل نہ ہو اس وقت تک وہ اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہو سکتی فصل۔ چنانچہ میں بھی اسی کیفیت میں سے آج کل گزر رہا ہوں۔ تمام دنیا میں تمام جماعت کے ذرائع ابلاغ اس بات پر صرف ہو رہے ہیں کہ احمدی جلد از جلد مبلغ بن جائیں اور اس کوشش کے نتیجے میں اس وقت جو منظر ہے وہ یہ ہے کہ کہیں کہیں سے کوئی سبزی کا دانہ پھوٹتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اس کے پیچھے جماعت کی انتظامیہ کی طاقت ہے جو اس بیج کی طرح ابھی ان کی سرپرستی کر رہی ہے، اس روئیدگی کو بڑھا رہی ہے۔ لیکن عنقریب آپ دیکھیں گے کہ جب ساری دنیا کا احمدی روئیدگی بن کر پھوٹے گا اور پھر

مبلغ کی کونپل

اس سے نکلے گی اور مضبوط ہو جائے گی اور پھر وہ ایک تناور درخت کی طرح اپنے قدموں پر کھڑا ہو جائے گا تو ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک عظیم انقلاب برپا ہو جائے گا یہی وہ طریق ہے اسی مثال میں خدا تعالیٰ نے ہمیں غالب آنے کی حکمت بھی بتا دی ہے۔

جس قوم کی مثال یہ ہو کہ کھیتی کی طرح تمہیں دیا جائے گا کھیتی کی طرح تم نے بڑھنا ہے اور پھر جب تم پھوٹ جاؤ گے اور بڑھ جاؤ گے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاؤ گے تو غیظ و غضب اور بڑھے گا لیکن یہ غیظ و غضب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ لیعجب الزراع کیونکہ ہم نے اس خاطر پیدا کیا ہے اس کھیتی کو کہ اس کے بونے والے اسے دیکھ کر خوش ہوں۔ اگرچہ غضب بھی پیدا ہو رہا ہے لیکن غضب پیدا کرنا مقصد نہیں ہے۔ مقصد اس کھیتی کا یہ ہے کہ اس سے بونے والوں کو خوشی نصیب ہو اس لحاظ سے

بہت ہی عظیم الشان مستقبل

مجھے ان خطرات میں سے پھوٹتا دکھائی دے رہا ہے۔ اور یہ فرضی باتیں نہیں ہیں۔ ہر جگہ نئے مبلغ پیدا ہو رہے ہیں نئے آدمی اپنے آپ کو دن رات تبلیغ کے لئے وقف کر رہے ہیں کوششیں کر رہے ہیں۔ اور ابھی ان کی کوششیں بھی پوری طرح روئیدگی میں تبدیل نہیں ہوئیں۔ ابھی ساری جماعت کی کوششیں مبلغ بننے والی ہیں۔ اور ابھی نسبتاً بہت کم ہیں جو روئیدگی کی صورت میں پھوٹی ہیں۔ میں تو اس تصور کے ساتھ ہی ایک عجیب عالم میں پہنچ جاتا ہوں خوشی کے کہ جب ساری جماعت اللہ کے فضل سے مبلغین کی جماعت بن چکی ہو اور لکھوکھہا احمدی ساری دنیا میں مختلف زبانوں کے اوپر اسلام کو اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو غالب لانے کے لئے دن رات وقف کئے ہوئے ہوں۔ اور یہ تصور ہی اتنا پیارا ہے اتنا حسین ہے کہ اس میں کھو کر انسان جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ جب یہ ہوتا دیکھیں گے ہم تو کیا عالم ہو گا ہمارے دلوں کا۔

ساری دنیا کی طاقتیں

آپ کو سمیٹنے کی کوشش کریں گی تمام دنیا کی طاقتیں آپ کے گرد باڑیں کھینچنے کی کوشش کریں گی۔ تمام دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں دیواریں کھڑی کریں گی جس طرح پاکستان کی حکومت آج کل دیواریں کھڑی کرنے میں مصروف ہے۔ لیکن خدا کی قسم! آپ کے اندر ایسی قوتیں پیدا ہو جائیں گی خدا کی طرف سے کہ آپ چھلانگیں لگاتے ہوئے ہر اونچی دیوار کو پھلانگ کر آگے نکل جائیں گے۔ ہر حد کو توڑ دیں گے۔ اور لازماً اسلام کی یہ لہر ساری دنیا پر غالب آتی چلی جائے گی۔ یہ مقدر ہے احمدیت کا جو مجھے اس دشمنی کے پار آئندہ کی طرف نظر آ رہا ہے۔ اس لئے جماعت کا رد عمل یہی ہونا چاہئے جو قرآن کریم نے مقرر فرمایا ہے۔ غیظ و غضب کو بھول جائیں اور

اور اپنی ترقی کی طرف نگاہ کریں

اور روئیدگی کی طرح پھوٹیں اور پھر اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ پھر اُن کے بعد جو مبلغ بن جائے گا پھر اس کو جماعت کو کھینچنے کی ضرورت نہیں پڑے گی یہ نقشہ بھی قرآن کریم نے کھینچا ہوا ہے اور بالکل فطرت کے مطابق ہے

ارشاد نبوی ﷺ

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ

ترجمہ:- مالدار اور طاقتور تندرست انسان کے لئے صدقہ لینا جائز نہیں

محتاج دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

ابتداء میں مبلغ کو بنانے کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے وہ بیج سے طاقت لیکر مبلغ بنتا ہے مگر ایک دفعہ بن جائے تو پھر سوال ہی نہیں پیدا ہوتا بیج اُس کے ساتھ وابستہ بھی نہیں رہا کرتا وہ تعلق بھی بعض دفعہ ٹوٹ جاتا ہے۔ پھر بھی وہ بڑھتا ہے پھیلتا ہے اور پھولتا ہے اور نشوونما پاتا ہے یہ ایک ایسا ... ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا جس کو تبلیغ کا چسکا ایک دفعہ لگ جائے اُس کو پھر کہنے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی کہ تم تبلیغ کرو۔ ہاں بعض دفعہ روکنے کی ضرورت پڑتی ہے کہ میاں ذرا ہوش سے، آہستگی سے، ملائمت سے، نرمی سے اتنا بھی زیادہ زور نہ دکھاؤ۔ روکنا پڑتا ہے پھر کئی مبلغ ہیں جن کو مجھے سمجھانا پڑتا ہے کہ اتنی تیزی سے نہ کرو کچھ حکمت سے بھی کام لو۔ ذرا نرم روش اختیار کرو۔ لیکن جو مبلغ بنا ہوا ہو اُس کو پھر یہ کوشش کرنے کی انگیخت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ تم نے تبلیغ کرنی ہے۔ بعض گھرانے جو مبلغ بن چکے ہیں وہ رفتہ رفتہ اتنا بڑھ گئے ہیں کہ نہ اُن کے اپنے آرام اُن کے پیش نظر ہیں نہ بچوں کے آرام پیش نظر ہیں۔ بعض دفعہ انگلستان میں ہی بعض خاندان ہیں ساری ساری رات پھر وہ تبلیغ میں صرف کر دیتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں تو لگتا ہے قربانی ہے یعنی باہر والے کہ قربانی دے رہے ہیں لیکن اُن سے پوچھیں تو وہ ایک ایسی لذت پاتے ہیں کہ اُن کو روکنے والا اُن کو بُرا لگتا ہے یہ کیا کہہ رہا ہے پیچھے۔ پس وہ کیفیت ہے جماعت کی جس کا ذکر قرآن کریم نے کھینچا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اُس کی طرف بڑھ رہے ہیں اور بھی زیادہ تیزی کے ساتھ قدم بڑھائیں گے۔ ابھی تک

افریقین ممالک اور انڈونیشیا کے بعد جرمنی

اپنی بیداری کے لحاظ سے آگے آگے بڑھ رہا ہے اور انگلستان ابھی بہت پیچھے ہے۔ جو وہ صرف بیعتیں ہوئی ہیں اِن کی جب سے میں آیا ہوں اور جرمنی کی ستر سے اوپر ہو چکی ہیں اللہ کے فضل سے۔ اور جو تیاری کی خبریں آرہی ہیں اُس سے لگتا ہے کہ بہت سے بیج اب پھوٹنے کے لئے تیار بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہالینڈ خدا کے فضل سے بہت اچھا کام کر رہا ہے بہت چھوٹی سی جماعت ہے لیکن گزشتہ چند مہینوں میں سات بہت اچھے قابل تعلیم یافتہ احمدی ہوئے ہیں جن کے ساتھ انشاء اللہ اُن کا خاندان بھی آئے گا۔ اور پھر جو احمدی ہوئے ہیں اُن کے ساتھ خدا تعالیٰ اپنے فضل کے بھی عجیب عجیب کھیل کھیلتا ہے ایسی معجزانہ شان سے اُن پر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ واقعات بھی عجیب رُوح پرور واقعات ہیں کثرت سے مختلف لوگ وہ واقعات لکھتے ہیں۔ بعض نو احمدی خود اپنے واقعات لکھتے ہیں کہ کس طرح خدا نے اُن سے پیار کا سلوک کیا خوابوں کے ذریعہ اُن پر ظاہر ہوا اُن کو تقویت دی اور پھر معجزانہ طور پر اپنے تصرف کا اور اپنے پیار کا جلوہ دکھا کر اُن کے دلوں کو زیادہ مطمئن کیا اپنی ذات پر، زیادہ گہرا ایمان اُن کے اندر پیدا کر دیا۔ اِن واقعات میں سے

ایک ہالینڈ کا واقعہ

میں آپ کو بتاتا ہوں۔ ایک تعلیم یافتہ دوست تھے عیسائی اُن کو اسلام میں دلچسپی پیدا ہو گئی۔ انہوں نے مسجد سے رابطہ کیا اور یہ دلچسپی دراصل پیدا اس لئے ہوئی تھی کہ وہ کینسر کے مریض تھے۔ اور ڈاکٹروں نے یہ اعلان کر دیا تھا اُن کے متعلق یعنی ظاہر کر دیا تھا کہ ہماری سائنس کے مطابق پندرہ دن سے زیادہ یہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ تو اُن کو شدید فکر ہوئی کہ میں مرنے سے پہلے سچا راستہ تو پالوں۔ اپنے رب کے حضور جاؤں گا تو اِس سوال کا کیا جواب دوں گا کہ تم نے تحقیق بھی کیا تھا کہ نہیں مجھے اس جستجو سے اس فکر کے نتیجے میں انہوں نے جستجو شروع کی اور جب وہ ہالینڈ مسجد پہنچے تو ایک دو دن کے اندر ہی اُن کو اطمینان ہو گیا اور انہوں نے کہا الحمد للہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے اور بیعت فارم پُر کر دیا اور ساتھ ہی دُعا کے لئے کہا کہ اب

دُعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے کچھ زندگی اسلام میں دے تاکہ اسلام میں آ کر میں کچھ خدمت کر سکوں۔ چنانچہ وہ پندرہ دن کی جو پیشگوئی تھی اُس کو اب سات مہینے گزر چکے ہیں اور اُن کی صحت بجائے گرنے کے اتنی بہتر ہو گئی کہ اب وہ سفر پہ آج کل امریکہ گئے ہوئے ہیں اور وہ خود حیرت زدہ ہیں کہ یہ مجھ سے کیا ہو گیا۔ میں نے تو جانے کی تیاری میں بیعت فارم پُر کیا تھا یہ تو میرے جانے کے دن ہی ٹل گئے تو ایک واقعہ نہیں بہت سے ایسے واقعات ہیں ہو رہے ہیں اور ویسے بھی ایک تو روئیدگی ہے غیروں کے مقابل پر ایک ہے اندرونی روئیدگی اُس کی مثالیں میں بارہا آپ کے سامنے بیان کر چکا ہوں۔ اتنی کثرت سے

جماعت کے اندر روحانیت زندہ ہو رہی ہے

اور نشوونما پا رہی ہے کہ اُن گالیوں کا اگر یہی پھل ملتا تو بہت ہی بڑا اور پیارا پھل تھا ایک طرف گالیاں بکنے والے اپنے دلوں کو گندا کر رہے ہیں۔ اپنی فطرتوں کو مزید مسخ کر رہے ہیں اُن کو لذت آ ہی نہیں سکتی اِن چیزوں میں کبھی بار بار بھی کوئی لذت ہے۔ جتنا مرضی وہ بولیں جتنی مرضی وہ گالیاں دیں یہ کیفیت اُن کی دل کی نہیں بدل سکتی جو خدا نے مقدر فرما دی ہے کہ لیغیظ بھم الکفار۔ غیظ و غضب میں مبتلا رہیں گے۔ غیظ و غضب والا جب تک وہ نہ دیکھ لے کہ جس کے خلاف میرا غیظ ہے وہ مر چکا ہے مٹ چکا ہے اس وقت تک اس کا غیظ مٹا نہیں کرتا۔ تو آپ اپنی تکلیف دیکھ رہے ہیں اُن کی تکلیف پر بھی تو نظر کریں۔ کیا اُن کا حال ہو گیا ہے اچھے اچھے تعلیم یافتہ لوگ بھی بالکل پاگل ہو گئے ہیں غیظ و غضب میں گالیاں دے دے کر اپنے دلوں کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن آپ مریں تو دل ٹھنڈے ہوں نہ اُن کے۔ آپ تو بڑھ رہے ہیں، اُن کی آنکھوں کے سامنے، مزید نشوونما پا رہے ہیں پس

آپ کے دلوں کے لئے خدا نے فرحت مقدر فرمائی ہے

اور اُن کے لئے غیظ و غضب مقدر فرمایا ہے اور وہ جو غیظ و غضب ہے وہ بہت زیادہ تکلیف دہ حالت ہے احمدی جو درد سے روتے ہیں اور گریہ و زاری کرتے ہیں اور بعض دفعہ اپنے پر رحم بھی کرنے لگ جاتے ہیں کہ اور ہمارا کیا حال ہو گیا اے اللہ! ہم کہاں پہنچ گئے حالانکہ وہ خود جانتے ہیں اُن سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ خدا کی راہ میں آنسو بہانے میں جو لذت ہے اُس کا دنیا کی دوسری لذتیں مقابلہ ہی نہیں کر سکتیں اور جیسے نتیجے میں جتنا اور گالیاں دینا ہے اس میں لذت ہی کوئی نہیں اُن کا دلوں پہ نظر ڈال کر دیکھیں تو وہ آگ ہوئے پڑے ہیں بیچارے۔ ایک آگ میں جل رہے ہیں جو جسم کی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!!

الرؤف جیولرز

۱۲ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر:- ۶۱۷۰۲۹

کر رہی ہے اُن کو اور اُن کو چین نصیب نہیں ہو رہا۔ جتنا زیادہ آپ کو بڑھتا ہوا دیکھتے ہیں اتنا زیادہ تکلیف میں مبتلا ہیں۔ واقعاتی حالت تو یہی ہے جو قرآن نے بیان فرمائی ہے۔ خُدا عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ اُس کی گواہی درست ہے اور واقعۃً اگر آپ غور کر کے دیکھیں تو یقیناً وہ قابلِ رحم ہیں۔ آپ کا تو درد ہی اَور قسم کا ہے۔ ایسی روحانی لذّتیں پا رہی ہے ساری جماعت اور دن بدن ترقی کر رہی ہے پھر اللہ کے فضلوں کو دیکھ رہی ہے اُس کے مقابل پر وہ حسد میں جلنے والے اُن کی لذّت کیسے ہوگی۔ گالیاں دے دے کے لذّت کبھی کسی کو آئی ہے۔ پاگل ہو جاتے ہیں بول بول کے جھاگیں نکال نکال کے گھر واپس جاتے ہیں پھر اُن کو چین نہیں آتا ہم کیا کریں کچھ پیش نہیں جا رہی۔ ابھی بھی یہ بڑھ رہے ہیں۔ ابھی بھی یہ بڑھ رہے ہیں۔ تو اُن کے لئے حسرتیں لکھی ہوئی ہیں۔ آپ کے لئے اُمنگوں کا پورا ہونا مقدر ہے

زمین و آسمان کا فرق

ہے آپ میں اور اُن میں اس لئے بظاہر جو اُن کے غلبے کی حالت ہے بظاہر جو اُن کی فتح کی حالت ہے دراصل اس غلبہ اور فتح میں ہی اُن کی نکبت، ذلّت اور ادبار لکھے گئے ہیں۔ اور دیکھنے والی آنکھ دیکھ رہی ہے کہ اُن کی حالت قابلِ رحم حالت ہے۔ وہ قابلِ فخر حالت نہیں ہے۔

پھر خدا تعالےٰ ایسی عظمتیں عطا فرما رہا ہے جماعت کو کہ حیرت ہوتی ہے۔ دیکھ کے کہ بعض ایسے اضلاع جہاں بعض گذشتہ ابتلاؤں میں نہایت ہی کمزوری دکھائی تھی جماعت نے اور اُن واقعات کو بعض ادوار میں ہم نے دیکھا ہے جب ہم غور کرتے ہیں اُن واقعات پر تو شرمندگی محسوس ہوتی ہے کہ بعض احمدی جماعتوں نے کمزوری دکھائی۔ اُنہیں علاقوں میں اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی عظمتِ کردار پیدا ہوگئی ہے ایسا ایثار کا جذبہ بیدار اور زندہ ہوگیا ہے کہ وہ تو آسمان کے ستاروں کی طرح روشن دکھائی دے رہے ہیں آج۔ ایک ایک آدمی، ایک ایک عورت، ایک ایک بچہ شدید مخالفتوں کے مقابل پر یوں کھڑا ہے جیسے چٹان کھڑی ہو سیلاب کے سامنے۔ ایک ذرہ بھی اُن کو پرواہ نہیں۔ کوئی خوف اُن کے اوپر نہیں ہے اُن کے واقعات جب آتے ہیں نظر کے سامنے تو

میرا دِل تو سجدہ کرتا ہے خدا کے حضور

کہ عجیب شان ہے تیری اتنے خطرناک حالات میں اُن کمزور جماعتوں کو تو نے کیسی طاقت عطا فرما دی۔ تو جس جماعت کو خدا اس طرح حوصلے دے رہا ہو اُن کا نقصان کا سودا کونسا ہے۔ اُس جماعت کے واقعات میں آپ کو بتاتا ہوں۔ مثلاً ایک دلچسپ واقعہ کہ ایک گاؤں ہے چھوٹا سا جس میں (ایک بڑے گاؤں کے قریب نسبتاً) جہاں صرف ایک احمدی گھرانہ تھا۔ جب انہوں نے قصبوں میں زور لگایا احمدیوں کو جیلوں میں پھینکا، سلام کرنے کی سزائیں دیں ٹھیوں میں بند کیا طعنے دئے دباؤس نے گالیاں دیں ہر طرح کوشش کر کے دیکھ لی اور جب دیکھا کہ ایک بچہ ایک عورت اور ایک مرد کوئی ایک بھی اپنے دین سے نہیں پھرا اور بڑی شان کے ساتھ سر اُٹھا کر پھرتا ہے اور ایک ذرہ بھی اُس نے کمزوری نہیں دکھائی۔ تو انہوں نے پھر اعلان کرنا شروع کیا مساجد میں یہ تقریریں شروع کر دیں کہ اب ان کا ایک ہی علاج ہے کہ ان سب کو آگیں لگا دو، مکانوں میں زندہ جلا دو۔ بڑی شدید اشتعال انگیز تقریریں شروع ہوئیں۔ کسی احمدی کے ماتھے پر کوئی بل نہیں پڑا، کوئی خوف نہیں ظاہر ہوا اور اُسی طرح سر اُٹھا کے وہ اُن کی گلیوں میں پھرتے رہے کہ اب جو کرنا ہے کر دو ایک ذرہ بھی ہم نے تمہارے سامنے نہیں دبنا۔ جو پیش جاتی ہے تمہاری تم کر کے دکھا دو۔ اُن دِنوں کی بات ہے ابھی بھی ویسے ہی دن چل رہے ہیں کہ کراچی میں اُس گاؤں میں جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ وہاں کا ایک احمدی جو گھر کا سربراہ ہے وہ کراچی گیا ہوا تھا۔ تو کراچی میں اُس نے جب یہ خبریں سنیں وحشتناک تو اُس کا ایمان ڈول گیا دُور بیٹھے۔ اپنے لئے تو شاید نہ ڈر تھا لیکن اُس نے اپنی بیوی اپنی ماں اپنے کمزور بچے پیچھے چھوڑے ہوئے تھے۔ اُس نے ایک گاؤں کے مولوی کو خط لکھا جو نسبتاً بڑا گاؤں پاس ہے اُس کے مولوی کو۔ اور خط میں اُس نے لکھا کہ دیکھو مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ اس طرح تم لوگ ارادہ کر رہے ہو تو میں مرزائیت سے توبہ کرتا ہوں۔ اس لئے بجائے اس کے کہ تم میرے گھر کو آگ لگاؤ اور یا پھر تکلیف دو میرے معصوم بچوں کو۔ میں تمہارے سپرد کرتا ہوں اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ آؤں گا تو تمہاری مسجد میں کھڑے ہو کر اعلان بھی کر دونگا۔ کہ میرا جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے اب تم اُن کو جا کر اب تسلّی دو اور اُن کی حفاظت کا انتظام کرو۔ مولوی صاحب تسلّی دینے پہنچ گئے وہاں گھر۔ اُس کی بُڑھی ماں اور بیوی گھر میں تھے جب انہوں نے سُنا تو اُن کو تو آگ لگ گئی۔ انہوں نے کہا مولوی تم کس خیال میں آئے ہو تم ہماری حفاظت کرو گے جو کچھ تم سے بنتی ہے کرو

ہمارا صرف خدا حافظ ہے

ہمیں ایک ذرہ بھی پرواہ نہیں تمہاری حفاظتوں کی یا تمہاری دشمنیوں کی۔ اور کس کی بات کر رہے ہو اُس شخص سے تو ہمارا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ جس شخص کا تم نے نام لیا ہے آئندہ اُس کا نام ہمارے سامنے نہیں لینا اور پھر دونوں ماں اور بیوی نے ایک خط لکھا اُس کو اور خط میں وہ لکھتی ہیں ایک فقرہ اُس کا میں آپ کو سُناتا ہوں۔

"اگر عید پر آ کر تم نے اعلان کیا کہ میں احمدی نہیں ہوں تو اس گاؤں میں اپنے لئے بیوی بھی اور کر لینا اور ماں بھی کسی اور کو بنا لینا۔ ہمارا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ خبردار جو اس گھر میں قدم رکھ کے بھی دیکھا"

یہ احمدی عورتوں اور بوڑھوں کی حالت ہے۔ جو ایک شدید خطرناک علاقے میں دشمنوں کے درمیان گھرے بیٹھے ہیں۔ دشمن حفاظت کے لئے پیشکش کرتا ہے اور یہ اُس کی حفاظت کو دھتکار دیتے ہیں۔ ہمیں کوئی پرواہ نہیں تمہاری حفاظتوں کی۔ صرف خدا ہے جو ہمارا حافظ و ناصر ہے۔ اسی علاقے میں اللہ تعالیٰ نے دِلوں کو ڈھارس دینے کے لئے بعض دلچسپ رنگ میں اپنی تائید کے اپنی نصرت کے اظہار بھی فرمائے۔ بظاہر چھوٹے سے واقعات ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جن پر گزر رہی ہو جو صاحبِ تجربہ ہوں اُن کو پتہ ہوتا ہے کہ بعض دفعہ پیار کے انداز بظاہر چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ لیکن اُن میں کتنا گہرا پیار پوشیدہ ہوتا ہے۔ اب جو میں واقعہ آپ کو سُنانے لگا ہوں۔ اگر کوئی مخالف سُنے تو وہ ہنسے گا مذاق اُڑائے گا وہ تو ہر بات میں مذاق اُڑاتے ہیں کہ لو جی اِن کا خدا اس طرح اِن کی تائید کرتا ہے۔ لیکن جن کا خُدا جن کی تائید کرتا ہے اُن کو پتہ ہے کہ خدا کے ایک ہلکے سے اشارے میں ایک

غفلت کی نظر میں بھی کتنا پیار پوشیدہ ہوتا ہے

اور کتنا لطف پوشیدہ ہوتا ہے۔ وہاں ایک احمدی دوست (جس علاقے کی میں بات کر رہا ہوں اُسی بڑے گاؤں کے ایک احمدی دوست) ہمیشہ ایک (جانور) ذبح کیا کرتے تھے عید کے موقع پر اور پرانا اُن کا دستور تھا اور بڑی محبت سے بڑے شوق سے (جانور) پالتے تھے اور پھر اُسے اپنے گھر کے صحن میں ذبح کیا کرتے تھے۔ پچھلی جو عید آئی تو وہ قید کر لئے گئے وہ سلام کے مجرم ہیں جو لوگ پکڑے گئے اُن میں سے ایک وہ صاحب بھی تھے کئی لوگوں کے نام لکھوائے گئے کہ انہوں نے ہمیں دھمکیاں دیں ہمیں گالیاں دیں بہر حال (البتہ یہ دوسرا ہے۔ یہ سلام والے نہیں یہ دوسرے لوگ ہیں جن کے متعلق فرضی قصّہ مولویوں نے بنایا تھا کہ ہمیں قتل کی دھمکیاں دی ہیں یہ اُن میں سے تھے) عید کا دن آگیا اور اُس صحن میں اُس دن کوئی (جانور) ذبح نہیں ہو رہا تھا۔ اور گھر والے بڑی حسرت سے یاد کر رہے تھے کہ کبھی عید کے دن ہمارا (باپ یا بھائی یا خاوند جو بھی تھا) وہ یہاں یہ کام کیا کرتا تھا ذبح کرتا تھا خدا کے نام پر۔ تو ایک عجیب نظارہ انہوں نے دیکھا۔ اُنہوں نے دیکھا کہ اچانک دروازہ کھلا ہے اور ایک (جانور) دوڑتا ہوا اُس گھر میں داخل ہوا ہے۔ اور اُس کی گردن

آدھی کٹی ہوئی ہے۔ اور پیچھے پیچھے کچھ لوگ بڑی دہشت میں اُس کے داخل ہوئے صحن میں اور انہوں نے (جانور) کو پورے زور سے اُس گھر سے باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن (جانور) نے انکار کر دیا کسی قیمت پر وہ وہاں سے نہیں نکلتا تھا۔ واقعہ یہ ہوا کہ اُس گھر کے قریب ایک اور جگہ کچھ لوگ ایک (جانور) کو ذبح کر رہے تھے ابھی آدھی گردن اُس کی کٹی تھی کہ وہ اُٹھ کے دوڑا اور دوڑ کے اُس شخص کے صحن میں داخل ہوا وہ احمدی جو قربان تھا خدا کے نام پر اور جو اپنے گھر میں (جانور) ذبح کیا کرتا تھا۔ اور پھر وہ نہیں نکلا یہاں تک کہ جس جگہ وہ (جانور) ذبح کیا کرتا تھا وہاں اس کو انہوں نے لٹایا تو پھر وہاں وہ لیٹا ہے اور وہیں اُس کو ذبح کیا۔ اب وہ بے چارے تو شاید سمجھتے رہے ہوں کہ وہ قربانی دے رہے ہیں۔ یہ اللہ جانتا ہے کہ وہ قبول کس کی طرف سے ہوئی ہوگی۔ اب یہ چھوٹا سا واقعہ ہے لیکن اِس سے خدا تعالیٰ کے پیار کا کیا اظہار ہوتا ہے کس طرح وہ باریک نظر سے اپنے بندوں کو دیکھتا ہے اور اپنے پیار کے چھینٹے دیکر اُنہیں زندہ رکھتا ہے۔

(ایک رنگ تو خدا تعالیٰ کے پیار کے اظہار کا ہے)

خدا تعالیٰ کے انتقام

بھی اسی طرح جگہ جگہ ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور بڑی کثرت سے اطلاعیں مل رہی ہیں کہ انفرادی طور پر بعض احمدیوں کے دل دُکھتے ہیں اُن کے دل سے ایک آہ نکلتی ہے۔ تو اِس رنگ میں خدا تعالیٰ فوراً عتاب چکاتا ہے۔ کہ وہ حیران رہ جاتے ہیں دیکھ کر۔ ایک احمدی اُستانی نے مجھے لکھا کہ:-

"مَیں ایک گاؤں میں اُستانی مقرر ہوئی جہاں کوئی احمدی نہیں ہے تو مجھے ایک غیر احمدی معزز خاندان نے (جو بہت شریف لوگ ہیں) انہوں نے جگہ دی کہ تم بہت دُور سے تو آ ہی نہیں سکتیں اتنا دُور ہے ہمارا اصل گھر یہاں ہمارے پاس ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ مَیں اُن کے پاس ٹھہری ہوئی تھی۔ مخالفت جب ہوئی تو شور مچا دیا سب نے کہ اس کو گھر سے نکالو۔ گھر والے شریف تھے انہوں نے کہا ہم نہیں نکالیں گے انہوں نے کہا اچھا اگر نہیں نکالو گے تو ہمارے گاؤں کے کنویں سے تم نے پانی نہیں بھرنا کیونکہ اِس پلید عورت کو گاؤں کے کنویں کا پانی پلا یا جائے یہ بھی ہم برداشت نہیں کر سکتے چنانچہ انہوں نے اپنے گھر نلکہ لگا لیا اور پانی پینے لگے۔ کچھ دن کے بعد گاؤں میں شور پیدا ہوا کہ اس کنویں کا پانی جو ہے کچھ بدل سا گیا ہے۔ اُس میں عجیب قسم کی بدبُو پیدا ہونی شروع ہو گئی ہے۔ تحقیق کی تو پتہ لگا کہ ایک کُتا وہاں گر کے مر گیا تھا۔ جس کا کسی کو پتہ نہیں چلا۔ جب وہ گل کر بدبُو چھوڑ گیا اُس وقت جا کے اُن کو پتہ لگا کہ جتنی دیر اُنہوں نے مرزائن کا پانی بند کئے رکھا ہے اتنی دیر وہ کُتے کا مرا ہوا گندا پانی پی رہے تھے۔"

اور وہ عورت کہتی ہے کہ

"میرا دل جو تھا پہلے بڑا ہی سخت درد محسوس کرتا تھا۔ مَیں سخت بے قراری محسوس کرتی تھی دل میں کہ اے اللہ مجھے کتوں سے زیادہ ذلیل سمجھا ہوا ہے اِن لوگوں نے۔ یہ پانی جو مَیں پی لوں گی دُور بیٹھے اُس پانی کو بھی یہ پلید کر دے گا جہاں سے نکل کے آیا ہے۔ تو جب خدا نے یہ نظارہ مجھے دکھایا تو ایسی مجھے مسرت حاصل ہوئی خدا کے پیار کے اظہار پر کہ

سارے دُکھ پچھلے بھول گئے

بلکہ میں شرمندگی محسوس کرتی ہوں کہ میں نے تکلیف کیوں محسوس کی اِس بات پر"

یہ ایک دو واقعات میں بیان کر رہا ہوں وقت کی مناسبت سے مجبوراً تھوڑے واقعات بیان کرنے پڑتے ہیں۔ ایک دفعہ دو تین پچھلے خطبے لمبے ہو گئے تھے تو ہمارے ایک نوجوان ہیں نوجوان تو نہیں مگر بہرحال بوڑھے بھی نہیں ہوئے ابھی مخلص ہیں بے چارے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے جو

پر اور ذیابیطس کے مریض ہیں تو انہوں نے مجھ سے شکوہ کیا کہ آپ نے اتنا خطبہ لمبا دیا کہ میرا تو بھوک کے مارے بُرا حال تھا میں ذیابیطس کا مریض ہوں مجھے لگتا تھا میں بے ہوش ہو کر جا پڑوں گا۔ تو واقعہ یہ ہے کہ مجھے علم ہے بعض دفعہ خطبے لمبے ہو جاتے ہیں لیکن اصل میں صرف آپ نہیں ہیں جو میری آنکھوں کے سامنے بیٹھے ہیں۔ پاکستان کے لوگ بے چارے اتنا ترسے ہوئے ہیں کہ اُن کو لمبے خطبے بھی چھوٹے لگتے ہیں اور اکثر مجھے یہ شکوہ آتا ہے ہر خط میں کہ ابھی ہم نے شروع ہی کی تھی ٹیپ کہ ختم ہو گئی۔ ہم تو انتظار کر رہے تھے کہ ابھی اور مزہ آئے گا تو اچانک ٹیپ ختم ہو گئی۔ اِس لئے بعض دفعہ آپ کو اگر صبر کا مظاہرہ کرنا پڑے کوفت بھی اُٹھانی پڑے تو اگر اُن بھائیوں کا خیال کریں گے تو آپ کو اللہ تعالیٰ اس کی جزا عطا فرمائے گا۔ غالب کہتا ہے۔

ع کیوں نہ چیخوں کہ یاد کرتے ہیں
میری آواز گر نہیں آتی

تو میرا بھی یہی حال ہے۔ مَیں تو اپنے لئے نہیں بولتا

مجھے تو اُن پیاروں کی یاد آتی ہے

جو اُن دنوں کو ترس گئے ہیں جب مسجد اقصیٰ میں خطبے ہوا کرتے تھے لوگ اکٹھے ہوا کرتے تھے باہر باہر دُور دُور سے لوگ آتے تھے اور وہ یاد بھی اُن کو آتی ہیں تو انتظار ہی اُن کا اب یہ رہ گیا ہے کہ کب ٹیپ آئے اور کب ہم اِن آوازوں کو سُنیں۔

جہاں تک اہل ربوہ کا تعلق ہے۔ مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ خدا کے فضل سے اُن کو غیر معمولی قربانی کی توفیق مل رہی ہے اور نشوونما اُن کے ہاں بھی بڑی حیرت انگیز ہو رہی ہے۔ سارے پاکستان میں ایمان کی عجیب کیفیت ہے کہ یوں لگتا ہے کہ انقلاب برپا ہو گیا ہے روحوں پر۔ جو لذّتوں سے ناآشنا نابلد تھے لوگ۔ اُن روحانی لذّتوں کو پا گئے ہیں اور اُن لذّتوں سے دل لگا بیٹھے ہیں۔ عبادتوں کے رنگ بدل گئے ہیں گفتگو کے رنگ بدل گئے باہمی تعلقات کے رنگ بدل گئے۔ اِس کثرت سے اطلاعیں آ رہی ہیں ایک دوسرے کو معاف کرنے کی۔ مَیں نے پہلے بھی واقعات بتائے تھے کہ حیرت ہوتی ہے دیکھ کر۔ گاؤں کے گاؤں ایسے ہیں جہاں شدید پرانی دشمنیاں چلی آ رہی تھیں۔ اب وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مبتلا ہو کر اُن کی کیفیات بدل گئی ہیں رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ بنتے چلے جا رہے ہیں۔ تو اہل ربوہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان میں عجیب ترقی کر چکے ہیں۔ چنانچہ

ایک نوجوان کے ایک خط سے اقتباس

آپ کو سُناتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں:-

"ربوہ کی مقدس سرزمین کے شب و روز کا تذکرہ کرنے لگا ہوں اور معصوم چہروں والے اُداس اُداس پھرنے والے اپنے امام کے انتظار میں بے قرار آنکھوں والے صبر کی انتہائی بلندیوں کو چھونے والے فقیروں کی داستان بیان کرنے لگا ہوں۔ حضور انور اقدس میں عجیب اور عظیم الشان تبدیلی کا بڑا ہی دلکش منظر ہے۔ جُوں جُوں نفرت کی، غلیظ گالیوں کی، فتنوں کی، قوتوں کی تلخی کی اور زندگی چھین لینے کی کوشش کی جا رہی ہے آپ کے درویش کندن بن رہے ہیں۔ اُن کے چہرے دن بدن روشن ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ابھی کچھ دن پہلے کا واقعہ ہے کہ خاکسار نے آپ کا ۲۱ر ستمبر ۱۹۸۴ء کا خطبہ محلہ کے کچھ احباب کو سُنانے کا انتظام کیا۔ کیسٹ لگا کر ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ جیسے ہی تلاوت کی آواز گونجی چہرے اِس طرح کِھل اُٹھے اور روشن ہو گئے جس طرح اندھیرے کمرے میں اچانک کسی نے روشنی کر دی ہو۔ وہ چہرے جو کچھ دیر پہلے تھکے تھکے مرجھائے اور اُداس تھے کچھ دنیاوی کاموں کی وجہ سے کچھ مسجد کے لاؤڈ سپیکروں سے آنے والی مولانا کی گندی گالیوں کی وجہ سے یہ سب مزدور پیشہ لوگ تھے۔ کوئی چائے کا کام کوئی روغن

کا کام، کوئی مستری کا کام کرتا ہے یہ اُس طبقہ کے لوگ تھے۔ جو روزمرّہ کے معاملات میں عموماً سخت دِل ہوتے ہیں۔ ان کی گھریلو زندگی بسا اوقات تلخیوں کا شکار ہوتی ہے اور وہ اپنی اولاد سے بھی بعض دفعہ بہت سختیاں روا رکھتے ہیں۔ اِس عمومی مشاہدہ کے نتیجہ میں مَیں بھی اُنہیں سخت دِل ہی سمجھا کرتا تھا۔ مگر جیسے جیسے باتیں آگے بڑھتی گئیں اُن کی آنکھوں سے

عقیدت اور پیار کے انمول موتی

موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگے اور برستے چلے گئے۔ آج مجھے یہ سب بہت معصوم اور پیارے لگ رہے تھے۔ اور اُن نرم خو بچوں سے بھی زیادہ نرم دکھائی دے رہے تھے۔ جیسے ہی احمدیت کے اِن دیوانوں نے یہ الفاظ سُنے "اے ربوہ کے مقدس درویشو! اور اے خدا کے دَر کے فقیرو! مَیں تو چلا جا چکا ہوں" تو خدا کی قسم دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ جیسے دریا کا بند اچانک ٹوٹ جائے۔ مَیں حیران و پریشان یہ منظر دیکھتا رہا۔ اُس وقت ہوش آیا جب آنکھوں سے گرم گرم قطرے ٹپک کر مجھے تر کرنے لگے۔ جانے کب سے یہ سلسلہ عشق جاری تھا۔ مَیں نے سوچا ہاں یہی لوگ خلیفۂ وقت کے اصل درویش ہیں۔ ہاں یہی اللہ کے دَر کے فقیر ہیں۔ ربوہ کے ان باسیوں کو آپ کس نام سے پکاریں گے۔ دِلوں کو چیر کر کون سے پیمانے سے اِس پیار و محبت اور عقیدت کو ناپا جائے گا۔ اِن کا بس چلے۔ مگر افسوس اِن کا بس نہیں چلتا۔ دُنیاوی لوگوں کو تو بڑے خطابات سے نوازا جاتا ہے اور وہ اِن خطابات کے نتیجے میں اپنی بڑائی اور تکبر میں اور بھی زیادہ آگے نکل جاتے ہیں مگر اے جان سے عزیز آقا! ربوہ کے بسنے والے یہ لوگ درویش اور خدا کے دَر کے فقیر کے خطاب سے اِس قدر خوش ہیں کہ خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ اُن کو معلوم ہے کہ یہ آسمانی خطاب ہیں جو اُن کے چہروں پر لکھے گئے ہیں۔ عجیب شان ہے اُن کی۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ؎

تو ایک طرف دشمن گندگی میں، غیظ و غضب میں اپنے نفس کو جلانے میں بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ اور دوسری طرف اللہ تعالےٰ احمدیوں کو خدا کے فضل سے

روحانیت کے بلند سے بلند تر آسمانوں کی طرف

اُڑائے لئے چلا جا رہا ہے۔ وہ منزلیں خواب و خیال میں کبھی نہیں آسکتی تھیں کسی ریڑھی لگانے والے کی کسی موچی کے کسی دن بھر مزدوری میں اپنی جان کھپانے والے کے تصور میں بھی نہیں آ سکتی تھی کہ یہ روحانیت کی کیفیات ہیں جو اللہ کے پیار کے نتیجہ میں نصیب ہوتی ہیں۔ تو وہ نشوونما جن کا اُن آیات میں ذکر ہے جو مَیں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھیں وہ زندگی کے ہر میدان میں دکھائی دے رہی ہے اور جب یہ دکھائی دے رہی ہے تو کیسے ممکن ہے کہ غضب پیدا نہ ہو۔ اب ہم بڑھنا تو نہیں روک دیں گے اپنا کہ غیر کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور غیر کی تکلیف آپ کا بڑھنا نہیں روک سکتی کیونکہ مقدر نہیں ہے اُن کے لئے یہ۔ اِس لئے بے فکر ہو کر آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اللہ تعالےٰ نے پہلے مجھے رُویا کے ذریعہ بعض خوشخبریاں عطا فرمائیں۔ اور پھر

ایک بہت ہی پیارا کشفی نظارہ

دکھایا۔ جو دونوں آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ چند روز پہلے یعنی تقریباً دو ہفتے پہلے شاید اپنا۔ مَیں نے یہ نظارہ دیکھا کہ اسلام آباد جو انگلستان میں ہے۔ اِس وقت ہمارا یورپین مرکز انگلستان کے لئے۔ وہاں مَیں داخل ہو رہا ہوں اُس کمرے میں جہاں ہم نے نماز پڑھنی تھی۔ اور سب دوست صفیں بنا کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُسی طرح انتظار میں۔ تو میں مُصلّے کے پیچھے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اپنے اُس دَور کے نظر آ رہے ہیں جو پندرہ بیس سال پہلے کی تھی اور رومی ٹوپی پہنی ہوئی تھی وہ جو زمانے میں پہنا کرتے تھے۔ اور نہایت ہشاش بشاش عین امام کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی وہ نماز کی خاطر اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور مَیں اُن کی طرف بڑھنے لگا پوچھوں چوہدری صاحب آپ کب آ گئے آپ تو بیمار اچانک کیسے آنا ہوا۔ تو وہ نظارہ جاتا رہا آنکھیں کھلی تھیں وہ جو منظر سامنے پہلے تھا وہ سامنے آ گیا۔ تو اللہ تعالیٰ ایسی خوشخبریاں بھی عطا فرما رہا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ

اللہ کی نصرت اور اُس کے ظفر کے وعدے

انشاء اللہ جلد پورے ہوں گے۔ یہ باتیں اُن کے علاوہ ہیں۔ جماعت تو بہر حال میں ترقی کر ہی رہی ہے۔ جتنا خدا انتظار کروائے ہم کریں گے انشاء اللہ۔ کیونکہ ہم تو کچھ نہیں رہے۔ ہمارے ہاتھ سے جا کچھ نہیں رہا۔ ایک دُکھ ہے للّٰہ کے لئے جو ہمیں پہلے سے زیادہ اور آگے بڑھاتا چلا جا رہا ہے تو اِس لئے نقصان کا سوال ہے ہی نہیں۔ مَیں اِس لئے تسلی نہیں دے رہا مگر مَیں یہ بتا رہا ہوں کہ اللہ کے رنگ عجیب ہیں۔ وہ بظاہر قربانی لیتا ہے۔ اور حقیقت میں وہ ترقی ہو رہی ہوتی ہے۔ اور پھر اُس مزے اُس روحانی لذت کے بھی بدلے عطا فرماتا ہے۔ یہ وعدے ہیں خدا کے جن کی طرف مَیں آپ کو توجہ دلا رہا ہوں۔ چنانچہ اُس کشفی نظارے کے بعد پھر اللہ تعالےٰ نے ایک اور کرم یہ فرمایا جن دنوں پاکستان کے حالات کی وجہ سے بعض شدید کرب میں راتیں گزریں تو صبح کے وقت الہاماً بڑی شوکت کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

اور ایسی پیاری ایسی روشن کھلی آواز تھی اور آواز مرزا مظفر احمد کی معلوم ہو رہی تھی یعنی جو مَیں نے سُنی آواز اور یُوں لگ رہا تھا جیسے وہ میرے کمرے کی طرف آتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے ہوئے باہر سے ہی شروع کر دیا ہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنا اور اندر داخل ہونے سے پہلے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے ہوئے داخل ہونے والے ہیں۔ تو اُس وقت تو یہ خیال ہی نہیں تھا کہ یہ الہامی کیفیت ہے۔ کیونکہ مَیں جاگا ہوا تھا پوری طرح۔ لیکن جو ماحول تھا اُس سے تعلق کٹ گیا تھا۔ اُس وقت۔ چنانچہ فوراً میرا ردِّ عمل یہ ہُوا کہ مَیں اُٹھ کر باہر جا کے ملوں اُن کو۔ اور اُسی وقت وہ کیفیت جو تھی وہ ختم ہوئی اور مجھے پتہ چلا کہ یہ تو خدا تعالےٰ نے نہ صرف یہ کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کا وعدہ دیا ہے۔ بلکہ ظفر کا وعدہ بھی ساتھ عطا فرمایا ہے۔ کیونکہ مظفر کی آواز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ پہنچتا یہ ایک بہت بڑی اور دہری خوشخبری ہے۔ اور پہلے بھی ظفر اللہ خان ہی خدا تعالےٰ نے دکھائے اور دونوں میں ظفر ایک قدر مشترک ہے تو اس لئے

مَیں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں

یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ ظلم کی آگ بھڑکانا بند کر دیں گے۔ ابراہیمؑ کے مخالفوں نے ظلم کی آگ بھڑکانی بند تو نہیں کی تھی۔ بھڑکانے کے نتیجے میں خدا نے فرمایا تھا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ چنانچہ آگ شاید اور بھی بھڑکائیں لیکن یہ مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ آگ اُسی طرح آپ کی بھی غلام ہو گی۔ جیسے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلام بنائی گئی تھی اور خدا تعالےٰ کی سلامتی کا وعدہ آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ بالکل بے خوف ہوں۔ اور شیروں کی طرح دندناتے ہوئے اِس میدان میں آگے بڑھتے چلے جائیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اِس الہام کے بعد مجھے کامل یقین ہے ایک ذرّہ بھی اِس میں شک نہیں سارے میرے خوف خدا نے دور فرما دئے ہیں۔ اور مَیں کامل یقین رکھتا ہوں کہ یہ چند مولویوں کی لعنتیں کیا چیز

ہیں ساری دنیا کی زمین اگر لعنتیں ڈالیں گے کروڑوں اربوں لعنتیں بھی اگر زمین سے اٹھیں گی تو خدا کی قسم

زمین کی لعنتیں آپ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گی

میرے خدا کا ایک اسلام ایسی قوت رکھتا ہے کہ یہ ساری لعنتیں اس سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو جائیں گی اور ناکام ہوں گی۔ اور ناگوار ہوں گی۔ خدا کی آوازیں السلام علیکم جماعت کو میں پہنچاتا ہوں۔ اور یقین دلاتا ہوں کہ یہ سلامتی آپ کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔ کوئی نہیں جو اس سلامتی کو مٹا سکے۔ یہ کیا چیز ہیں ان کی گالیاں کیا چیز ہیں ان کا ایک ہی جواب ہے پہلے سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آپ آگے بڑھیں زیادہ شان کے ساتھ اسلام کا قافلہ شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے۔ یہ شور و غوغا یہ تو قافلوں کے مقدر میں لکھا ہوا ہے۔ ان کی آوازیں بے معنی اور حقیر ہیں اور یہ پیچھے رہ جانے والی آوازیں ہیں۔ ہر منزل پر نئے شور آپ سن سکتے ہیں۔ لیکن ہر منزل کے شور مچانے والے پیچھے رہتے چلے جائیں گے۔ ایک ہی علاج ہے کہ اپنی رفتار کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ یہاں تک کہ ان کا شور و غوغا آپ کی گرد کو بھی نہ پہنچ سکے۔ اس تیزی کے ساتھ اس شان کے ساتھ

غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے بڑھتے چلے جائیں

کہ دیکھتے دیکھتے وہ وعدہ جو اس آیت میں کیا گیا ہے لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ آپ کے ذریعے ہاں آپ کے ذریعے وہ دن اپنی آنکھوں کے ساتھ ہم ابھرتا ہوا دیکھیں۔ وہ سورج اپنی آنکھوں کے سامنے ابھرتا ہوا دیکھیں کہ اسلام سارے ادیان پر غالب آ چکا ہو۔ اور میرے آقا و مولیٰ آپ کے آقا و مولیٰ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تمام دنیا پر غالب آ چکے ہوں۔ ایک ہی خدا ہو اور ایک ہی رسول ہو اور ایک ہی مہاراجدھانی ہو اور وہ اسلام کی راجدھانی ہو۔

ولادتیں

(۱) ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم شیخ محمد صاحب نانباؤ درویش قادیان کو بتاریخ ۱۶/۱/۸۵ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ عزیز نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

(۲) ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو بتاریخ ۱۴/۱/۸۵ء ایک بیٹی کے بعد دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جو مکرم سید نظام الدین جمیل احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت موتی ہاری کا پوتا اور مکرم فیروز عالم صاحب ساکن بھیر تیورہ (سیوان) کا نواسہ ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے بچے کا نام "مبشر احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے قارئین کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار
سید عارف احمد
نائب صدر و سیکرٹری مال مفتی ہاری (بہار)

(بقیہ کالم نمبر ...)

ضرورت نہیں۔ اس دعائیں کریں۔ اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ اس مالک تقدیر کے حضور جھکے رہیں۔ اور اپنے فرائض کو سمجھیں کے ساتھ انجام دیتے چلے جائیں۔ یہی ہمارا سب سے بڑا ...

آخری فیصلہ عزیز ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں اور یقین پر قائم رہیں۔

فرمایا۔ ۱۹۸۴ء اگر احراریوں کا سال تھا۔ تو ۱۹۸۵ء یقیناً احمدیت کا سال ہو گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

خلاصہ خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن بقیہ صفحہ (اول)

اور انہیں تکالیف پہنچیں کہ ان کے جائز مفادات سے انہیں محروم رکھا جا رہا ہے۔ اور اس طرح انہیں احمدیت سے مرتد کرنے کی کوشش حکومت کی طرف سے جاری ہے۔ اس بارہ میں بھی جو اطلاعات مل رہی ہیں وہ بھی اس رنگ میں خوشکن ہیں کہ حکومت اپنے ارادوں میں بُری طرح ناکام ہو رہی ہے۔ بلکہ اس کے مقابل پر احمدیوں کے اخلاص ان کے بلند عزائم اور ان کے ارادوں میں مزید پختگی پیدا ہو رہی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ

جس حد تک مخالفانہ لٹریچر کی اشاعت کا تعلق ہے۔ یہ بھی گویا ہمارے لئے ایک اہم موقعہ پیدا کیا جا رہا ہے۔ کہ ہم اس موقعہ کو بہتر اور مفید رنگ میں استعمال کریں اور اس کے مناسب حال لٹریچر تیار کریں اور اسے مختلف زبانوں میں دور و نزدیک پھیلائیں اس کی طرف پہلے بھی ہماری توجہ ہے۔ اور اب مزید اقدامات بھی اس ضمن میں زیر تجویز ہیں۔ جو انشاء اللہ احمدیت کے حق میں مفید رہیں گے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ کہ جہانتک جماعت کی مخالفت کا تعلق ہے۔ پاکستان کی گذشتہ حکومت بھی احمدیت کی مخالف ہی تھی۔ (یعنی بھٹو حکومت) مگر اس میں حیاء کا کچھ احساس تھا۔ اس لئے عوامی دباؤ کے باوجود اس نے نیشنل اسمبلی کی عدالت میں (۱۲ دن تک) احمدیوں کو بھی دفاع کا کچھ موقعہ دیا۔ مگر موجودہ حکومت اس صفت سے بالکل عاری معلوم ہوتی ہے۔ مگر گذشتہ حکومت نے چالاکی یہ کی کہ اس کارروائی کو عوام سے مخفی رکھا۔ اس خیال سے کہ اگر عدالت کی پوری کارروائی عوام کے سامنے آگئی اور لوگوں پر احمدیت کی اصل حقیقت کسی قدر کھل گئی۔ تو لوگ احمدی ہی نہ ہونے شروع ہو جائیں۔ مگر اس موجودہ حکومت نے تو جماعت کو موقعہ ہی نہیں دیا۔ بلکہ الٹا جماعت کا لٹریچر ضبط کر لیا۔ اور جماعت کے پریس تک بند کر دیئے۔ کہ اس سے عوام کی دلآزاری ہوتی ہے۔ مگر اس پر طرفہ یہ ہے کہ دلآزاری والے حصے خود حکومت کوشش پر شائع کر چکی ہے۔ اور انہیں دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے

فرمایا۔ لٹریچر کی ضبطی اور پریس کی بندش وغیرہ یہ سارے اقدامات دراصل حکومت کی بزدلی اور عملاً اس کی شکست کی علامت ہیں۔ تعجب ہے کہ حکومت ایک طرف احمدیوں کی تعداد کو بہت کم کر کے بتلاتی ہے۔ مگر دوسری طرف اس سے خوف بھی اس قدر ہے۔ کہ جماعت کا لٹریچر ضبط کیا جا رہا ہے۔ جماعت کے پریس بند کئے جا رہے ہیں۔ اور دنیا کو یہ اثر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس جماعت سے ملک کو بڑا خطرہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال اس پروپیگنڈے کا طبعی نتیجہ ایک یہ ہے کہ دنیا ان حالات سے احمدیت کی طرف متوجہ ہو رہی ہے کہ وہ اس کی حقیقت کی طرف غور کرے۔ اور اس سے پورے طور پر متعارف ہو۔ حضور فرماتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت کے آرڈی نینس کے بعد احمدیت پہلے سے کئی گنے زیادہ معروف ہو چکی ہے۔ حکومت کے مخالفانہ لٹریچر نے اور اس کی مخالفانہ کوششوں نے ہمارے لئے گویا تبلیغ کے راستے وسیع طور پر کھول دیئے ورنہ پہلے ہمارے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ یہ موقعہ گویا خدا تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس موقعہ سے ہر ممکن فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور دنیا کو بتادیں کہ احمدیت کیا ہے۔ ہم انشاء اللہ ہر جگہ پہنچیں گے۔ اور اس حقیقت کو آشکار کریں گے۔ اور کوئی نہیں جو ہمیں روک سکے۔ اور یقین رکھیں۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت احمدیت کی ترقی کو روک نہیں سکتی۔

فرمایا۔ وہ خصوصی حالات۔ جن میں سے جماعت اس وقت گزر رہی ہے۔ اس کا صحیح علم تو اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ کہ یہ حالات کب تک رہیں گے۔ بعض دوستوں کے خطوط میں کچھ مایوسی کا رنگ بھی ہوتا ہے۔ مگر حضور نے فرمایا۔ کہ جہاں تک احمدیت کی فتح اور اس کے غلبہ کا تعلق ہے۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر پورا پورا یقین ہے کہ انجام کار احمدیت کی فتح ہوگی۔ اور ضرور ہوگی۔ اور دشمن ضرور شکست کھائیگا۔ مگر اس بارہ میں عجلت اور جلد بازی کی زبان کہیں اسے صبر کے لائق ...

"ہاں تجھ کو خلقِ خدا تماشا بنا گیا"

از مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود پرنسپل ناصر احمدیہ سیکنڈری سکول کینیما سیرالیون

"AFRICASIA" (پیرس فرانس) سے شائع ہونے والا ایک موقر جریدہ ہے "FRONT LINE FILE" اس ماہنامے کا خاص کالم ہے جس میں اہم عالمی واقعات کا تنقیدی تجزیہ پیش کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں منعقد ہونے والے حالیہ ریفرنڈم پر کالم نگار نے "FRAUD BY REFRENDUM" کے عنوان سے جنوری ۱۹۸۵ء کے شمارے میں دلچسپ تجزیہ پیش کیا ہے جس کا ترجمہ قارئین بدر کی ضیافتِ طبع کے لئے پیش ہے:-

"ریفرنڈم کے نام پر فراڈ"

"غیر ملکی صحافیوں نے بتایا — "بیس فیصد سے کم" حزب مخالف نے کہا کہ "دس فیصد سے کم" لیکن حکومت نے جوابی دعویٰ کیا "ساٹھ فیصد سے زیادہ"! یہ تینوں متضاد بیانات اس نام نہاد اسلامی ریفرنڈم میں حصہ لینے والے ووٹروں کی تعداد کے بارے میں ہیں جس کا ملک کے فوجی آمر جنرل محمد ضیاء الحق کے ایماء پر ۱۹ دسمبر کو پاکستان میں اہتمام کیا گیا۔ پہلی دو آراء اُس تخمینے پر منحصر ہیں جو پولنگ بوتھوں پر موجود ووٹروں کی قطاروں سے لگایا گیا۔ لیکن تیسری رائے سے کم از کم اتنا تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اعداد و شمار جدید تاریخ میں انتہائی سُرعت کے ساتھ ووٹوں کو شمار کرنے کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کی فوجی حکومت کے پاس چند گھنٹوں کے اندر اندر ملک کے ساٹھ فیصد رائے دہندگان کے ووٹوں کو گننے اور اُن کا تجزیہ کرنے کے لئے محیّر العقول ذرائع اور وسائل موجود ہیں۔!!

ویسے بھی اس آخری نتیجے کے برآمد ہونے کے بارے میں کسی شبہ کی گنجائش تو تھی ہی نہیں۔ جنرل ضیاء نے ریفرنڈم کا بائیکاٹ کرنے کی مہم چلانے کو ایک ایسا جُرم قرار دے دیا تھا جس کی سزا حکومت پاکستان کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود یوں لگتا ہے کہ دھمکیوں - دباؤ - ووٹوں کے ہیر پھیر، اخبارات پر سخت ترین سنسر — کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ پاکستان کی غالب اکثریت نے کھلا ریفرنڈم کا بائیکاٹ ہی کیا ہے۔ کوئی شخص بھی حکومت کے اس اِدّعا کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ ساٹھ فیصد ووٹروں نے ریفرنڈم میں حصہ لیا۔ اور ووٹروں کی ۹۸ فیصد اکثریت نے ریفرنڈم کی تائید و توثیق کی۔ حقیقی اعداد و شمار پندرہ فیصد کے لگ بھگ ہیں اور یہ اعداد و شمار یقیناً اُس شخص کے لئے جگ ہنسائی کا موجب ہیں جو اپنی ذات کو پاکستان میں خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ سربراہ مملکت سمجھتا ہے!" (AFRICASIA - JANUARY 1985 PAGE 40)

تین سال قید اور کسی منصب کے استحقاق سے کئی سال تک جبری محرومی تھی۔ مزید برآں ریفرنڈم کے لئے پیش کردہ سوال، جو پیچیدہ تھا:

"کیا پاکستان کے عوام پاکستان کے قوانین کو اسلامی احکام کے قالب میں ڈھالنے کے لئے جنرل محمد ضیاء الحق کے اختیار کردہ طریق کار کی حمایت کرتے ہیں؟"

اس سوال کا جواب "ہاں" یا "نہ" میں دینا ضروری تھا۔ بین السطور مدعا یہ تھا کہ اس ریفرنڈم کے مثبت نتیجے کی صورت میں خود بخود صدر ضیاء کو مزید پانچ سال کے لئے منصب صدارت تفویض ہو جائے گا!

پاکستان کی غالب اکثریت چونکہ مسلمان ہے اس لئے اس سوال کے مرکزی حصے (نفاذِ اسلام) کا منفی جواب خارج از امکان ہے۔ لہٰذا اس ریفرنڈم کے بہانے اسلامی فلاسفی اور ثقافت کی چھاپ گہری کرنے کے نام پر صدر ضیاء نے اپنے عہد اقتدار کو مزید لمبا کر لیا ہے!

جنرل ضیاء نے ۱۹۷۷ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کا تختہ اُلٹ کر اقتدار پر قبضہ کیا تھا۔ پھر دو سال بعد بھٹو صاحب کو تختہ دار پر لٹکا دیا۔ اُس وقت سے تا ایں دم صدر ضیاء سیاسی حریفوں حتیٰ کہ مذہبی مخالفوں کو بھی بے دست و پا رکھنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ اس طرح انہوں نے پاکستان کو ایک ایسے تاریک آمرانہ دور میں دھکیل دیا ہے جو پاکستان پر حصول آزادی ۱۹۴۷ء کے بعد تک نہیں آیا۔ جمہوری اور آئینی حکومت کی بحالی کے وعدے طاقِ نسیان کی زینت بنتے رہے ہیں۔ اور اب اس نئی ترکیب کے سہارے پاکستان کے غیر ہر دلعزیز آمر نے اقتدار سے چمٹے رہنے کا فیصلے کو عملی جامہ پہنا لیا ہے۔ اس اقدام اور بالخصوص ریفرنڈم کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے صدر ضیاء نے حال ہی میں کہا ہے۔

"اسلامی نظامِ حکومت میں اقتدارِ اعلیٰ دراصل اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے"

یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اللہ میاں اس اقتدار اعلیٰ کو جنرل ضیاء الحق کی وساطت سے استعمال فرمائیں گے!!

"شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعل بے بدل"

از مکرم محمد عبد الباقی صاحب جیوڈیشیل مجسٹریٹ پٹنہ (بہار)

یہ محض اللہ تعالےٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ جب سے خاکسار کو احمدیت جیسی بیش قیمت نعمت حاصل ہوئی تب سے اب تک اللہ تعالیٰ کے بے شمار زندہ نشانات دیکھنے نصیب ہوئے ہیں۔ الحمد للہ - ثم الحمد للہ۔ ایک وقت تھا جبکہ مخالفین خاکسار کے مکان واقع برہ پورہ بھاگلپور کو احمدیت کی مخالفت کا مرکز بنائے ہوئے تھے اور پھر اللہ تعالےٰ کے خاص فضل سے بہت تھوڑے ہی عرصہ میں وہی مکان جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا۔ اور اب اکثر و بیشتر جماعتی تبلیغ کا پروگرام اُسی مکان سے شروع ہوتا ہے۔ ان تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں گزشتہ کچھ سالوں کے دوران کتنے ہی گریجویٹ اور تعلیم یافتہ افراد احمدیت کی نعمت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ پھر اللہ تعالےٰ نے محض اپنے خاص فضل سے خاکسار کو موجودہ باعزت و باوقار عہدہ سے سرفراز کیا۔ اس عہدہ پر فائز ہونے کے بعد بھی تبلیغ جیسی نعمت کو خاکسار نے ہاتھ سے جانے نہیں دیا ہے بلکہ اس کو ایک اہم فریضہ سمجھتے ہوئے خاکسار غیر احمدی مسلمانوں اور غیر مسلموں میں اپنے پیارے آقا کے ارشادات و خواہش کے احترام میں تبلیغ کرتا رہتا ہے۔

گزشتہ اتوار مورخہ ۲۰-۱-۸۵ کو ڈسٹرکٹ جج پٹنہ شری ایس۔سی۔مکھرجی (ڈسٹرکٹ جج ایس سی مکھرجی۔ D.J.) صاحب کی خدمت میں خاکسار کو قرآن کریم کا انگلش ترجمہ اسلامی اصول کی فلاسفی حضور صلعم کی سوانح اور دیگر جماعتی لٹریچر کا تحفہ پیش کرنے کا موقع ملا۔ محترم ڈسٹرکٹ جج صاحب نے بہت احترام کے ساتھ قرآن کریم کو بوسہ دیتے ہوئے اسے قبول کیا اور بتایا کہ اس سے پہلے جب وہ بہار کے گورنر جناب اے۔آر قدوائی صاحب کے ساتھ [illegible] تھے تو انہوں نے اُن سے قرآن کریم کے انگلش ترجمہ کی ایک کاپی عرب سے منگوا دینے کی درخواست کی تھی۔ لیکن وہ انہیں کسی وجہ سے نہیں مل سکی انہوں نے اس بات کا بھی اظہار فرمایا کہ وہ قرآن کریم کے انگلش ترجمہ کی بہت زیادہ جستجو میں تھے جو انہیں دستیاب ہو گئی۔ جس کے لئے انہوں نے خاکسار کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور قرآن کریم اور دیگر جماعتی لٹریچرز کا مطالعہ کرنے کا وعدہ فرمایا۔

اسی دن محترم ڈسٹرکٹ جج صاحب سے خاکسار کا تقریب ۴۵ منٹ تک مختلف اُمور پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا جن کے دوران اُنہوں نے بتایا کہ پاکستان میں ضیاء الحق صاحب آپ لوگوں پر جو مظالم ڈھا رہے ہیں وہ حد درجہ شرمناک اور غیر انسانی ہیں۔ اُنہوں نے بے دھڑک اس بات کا اظہار کیا کہ اُن کو اس بات کی ذاتی جانکاری ہے کہ پچھلے دنوں ضیاء الحق صاحب جب دہلی آئے تو خوب شراب پیتے رہے اس کے بعد بھی وہ اپنے آپ کو کس طرح سچا مسلمان اور اسلامی مملکت کا سربراہ مانتے ہیں یہ تو بڑی حیرت کی بات ہے اور اُن سے لاکھ گنا تو اچھے احمدی لوگ ہیں اُنہیں غیر مسلم کہہ کر اسلام کے نام پر اتنے غیر انسانی مظالم ڈھا رہے ہیں۔

محترم ڈسٹرکٹ جج صاحب نے احمدیوں پر ہو رہے مظالم پر حد درجہ افسوس کا اظہار فرمایا۔ اور اس بات کی تعریف کی کہ ان تمام [illegible]

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۳ پر)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

کانگریس (آئی) کے مرکزی اور صوبائی لیڈروں کو جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش

محترم قائمقام ناظر صاحب امور عامہ قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۴ فروری کو سردار پرتاپ سنگھ صاحب باجوہ صدر یوتھ کانگریس پنجاب کی طرف سے کلاس والا خالصہ ہائی سکول کے سامنے ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سردار مہندر سنگھ صاحب سابق میئر دہلی کارپوریشن بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ تقریب میں کانگریس کے دیگر لیڈر صاحبان سردار بیر دیویندر سنگھ صاحب ایم۔ایل۔اے وچیف وہپ، سردار امراؤ سنگھ صاحب قائمقام صدر پنجاب کانگریس آئی، شریمتی سکھبنس کور بھنڈر ممبر پارلیمنٹ و سردار کلونت سنگھ صاحب گجرال جنرل سیکرٹری دہلی کانگریس کمیٹی، ضلع کے ممبران اسمبلی شری چمن لال اور شری ونود شرما ایم۔ایل۔اے نے بھی شمولیت اختیار کی۔ ان تمام لیڈران نے اپنی تقاریر میں فرقہ وارانہ فضاء کو پُرامن بنانے پر زور دیا۔ تاکہ صوبہ میں پہلے کی طرح باہمی محبت اور امن کی فضاء قائم ہو سکے۔

جلسہ میں قادیان اور اس کے گرد و نواح سے جس کثرت کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں پبلک آئی ہوئی تھی وہ اس حلقہ میں جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ صدر ضلع کانگریس آئی کے اثر و رسوخ کی ترجمانی کر رہی تھی۔

جماعت احمدیہ کے تمام دفاتر و ادارہ جات بارہ بجے دوپہر بند کر دیئے گئے تھے تاکہ تمام احباب جلسہ میں شریک ہو سکیں۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائمقام ناظر اعلیٰ، محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف قائمقام امیر مقامی، محترم چوہدری عبد القدیر صاحب وکیل الاعلیٰ اور مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ نے باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کیا۔ محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز نے سردار مہندر سنگھ صاحب میئر دہلی، سردار کلونت سنگھ صاحب گجرال اور بیر دیویندر سنگھ صاحب چیف وہپ کو جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم اور دیگر جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔ جو انہوں نے نہایت احترام اور ممنونیت کے جذبہ کے ساتھ قبول کیا۔ سردار کلونت سنگھ گجرال جنرل سیکرٹری دہلی کانگریس نے اپنی تقریر کے دوران پاکستان میں احمدیوں کے خلاف تشدد اور زیادتیوں کا بھی ذکر کیا۔ تقریباً چار بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا جس کے بعد جماعت کے نمائندوں نے سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کی کوٹھی پر باہر سے آئے ہوئے مہمانوں اور ابعض پریس کے نمائندگان سے تبادلہ خیالات کیا۔

ظہیر آباد (آندھرا) کا تبلیغی اور تربیتی دورہ

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدر آباد رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۶/۱/۸۵ کو مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت حیدر آباد، مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس معلم وقف جدید اور خاکسار نے ظہیر آباد کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ افراد جماعت کے گھروں میں پہنچ کر حضور پُرنور کے ارشاد کی تعمیل میں داعی الی اللہ بننے کی تحریک کی۔ اور تبلیغ کے میدان کو اور زیادہ وسیع کرنے کے تعلق سے مکرم مولوی شیخ حسن صاحب صدر جماعت احمدیہ ظہیر آباد سے مشورہ کر کے پروگرام بنایا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی محمد حشمت اللہ صاحب صدر جماعت چنچل گوڑہ اور مکرم مولوی محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ سے بھی مشورہ کیا گیا کہ حضور انور کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کی تلقین کی گئی۔ دوران قیام غیر از جماعت معززین جن میں ڈاکٹر اور سول عہدیداران اور تجار بھی شامل تھے سے تبادلہ خیال ہوا۔ اور مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ مورخہ ۲۰ جنوری کو بھی یہ تبلیغی و تربیتی پروگرام جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ جمشید پور کی تبلیغی سرگرمیاں

مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ مقیم جمشید پور اطلاع دیتے ہیں کہ جمشید پور سے قریباً پچیس کلومیٹر دور واقع ہلدی پوکھر نامی قصبہ جہاں مسلمانوں کی کثیر آبادی ہے کے لئے مورخہ ۹/۱/۸۵ کو مکرم فرید الدین احمد صاحب قادری، مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت، مکرم انیس احمد صاحب، مکرم جاوید انور صاحب، مکرم محمد ایوب صاحب اور خاکسار محمد عمر تیماپوری پر مشتمل ایک تبلیغی وفد روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر معزز اور بااثر افراد سے رابطہ قائم کیا گیا۔ ایک دیوبندی عالم سے بڑے پُرسکون ماحول میں قریباً ڈھائی تین گھنٹے تک مختلف اختلافی امور۔ مسئلہ ختم نبوت، وفات مسیح، اجرائے نبوت، ظہور امام مہدی علیہ السلام وغیرہ پر تفصیل سے بحث ہوئی اس موقعہ پر کافی تعداد میں مسلمان بھائی موجود تھے۔ خدا کے فضل سے سب دوست بڑے سکون کے ساتھ ہماری باتیں سنتے رہے۔ حسب موقعہ سلسلہ کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قبل ازیں بدر کے متعدد شماروں میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے زیر اہتمام جلسہ ہائے یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شایان شان انعقاد کی رپورٹوں کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کیا جا چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں اب جماعت احمدیہ اٹارسی، لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ مدراس اور لجنہ اماء اللہ جڑچرلہ، مجلس اطفال الاحمدیہ آسنور کی طرف سے بھی خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مساعی کو شرف قبولیت سے نوازے اور ہر جہت سے بابرکت کرے۔ آمین۔

سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ مدراس

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مدراس رقمطراز ہیں کہ ناصرات الاحمدیہ مدراس کا پانچواں سالانہ اجتماع بروز اتوار مشن ہاؤس میں ٹھیک ۴ بجے محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال، محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری اور محترمہ زلیخا بیگم صاحبہ سیکرٹری ناصرات کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ جس میں محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد حُسن قرأت، نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلہ جات کرائے گئے۔ عزیزی طاہرہ بیگم، مجیدہ بیگم سمہا نے جج کے فرائض ادا کئے۔ اوّل، دوئم اور سوئم قرار پانے والی بچیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر میں عہد نامہ دہرایا گیا اور بعد اختتام جلسہ حاضرات کی تواضع کی گئی۔

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کے زیر اہتمام ہفتہ تحریک جدید و وقف جدید

محترمہ فرحت الدین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد تحریر فرماتی ہیں کہ خدا کے فضل و کرم کے ساتھ لجنہ اماء اللہ مقامی کے زیر انتظام ہفتہ تحریک جدید و وقف جدید منایا گیا۔ جس کا آغاز مورخہ ۲/۱/۸۵ کو صدر صاحبہ و نائب صدر صاحبہ نے کیا۔ ہر دو عہدیداران کے علاوہ عزیزہ اختر سلطانہ صاحبہ نے بھی اپنی نائبات کے ہمراہ حلقہ جات کا دورہ کیا۔ اور چندہ جات کی وصولی کی۔ مورخہ ۱۰/۱/۸۵ کو اس ہفتہ کا آخری دن تھا۔ خدا کے فضل سے تمام بہنوں نے تعاون کیا۔ سابقہ بقایا جات کی وصولی کے علاوہ نئے وعدہ جات کی فہرست مرتب کی گئی۔ جن میں سے چند بہنوں نے ساتھ کے ساتھ ادائیگی بھی کر دی۔ فجزاھن اللہ احسن الجزاء۔

مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی کے زیر اہتمام علمی اور ورزشی مقابلے

مکرم سید جاوید عالم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی (بہار) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۶ جنوری کو "یوم جمہوریہ" کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے علمی اور ورزشی انعامی مقابلہ جات کا اہتمام کیا۔ تمام خدام و اطفال کو دونوں مقابلوں کے لئے چند روز پہلے سے ہی مکرم مولوی عبد السلام صاحب معلم وقف جدید اور خاکسار کی ہدایت پر مکرم راشد مجید صاحب ناظم صحت جسمانی اور مکرم اطہر حسین صاحب ناظم تعلیم نے باقاعدہ مشق کرائی۔ "یوم جمہوریہ" کے عنوان پر ایک اجلاس بھی منعقد کیا گیا جس میں غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔ مقابلہ جات میں اوّل، دوئم اور سوئم آنے والے اطفال و خدام کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ انعام حاصل کرنے والوں میں غیر احمدی بچے بھی شامل ہیں۔

جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد کی مشترکہ تبلیغی سرگرمیاں

مکرم یوسف احمد صاحب الہ دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکندر آباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۵ر فروری کو خاکسار اور محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب "وشوا دانی" جو عیسائیوں کا پروگرام آل انڈیا ریڈیو سے ہوتا ہے اُن کے ڈائریکٹر کو ملنے اُن کے آفس میں گئے جبکہ وہ قبل ازیں ہمارے پاس تشریف لا چکے تھے اُنہیں پیغام حق پہنچایا گیا اور لٹریچر دیا گیا۔

مورخہ ۱۶ر فروری کو انٹر فیتھ (INTER FAITH.) سوسائٹی نے احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد سے خواہش کی کہ تمام مذاہب کے نمائندوں کو نوجوان نسل اور روحانی اقدار کے عنوان پر تقاریر کی دعوت دی گئی ہے لہذا آپ بھی اپنا نمائندہ روانہ فرمائیں۔ چنانچہ خاکسار اور محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ایس سی نے مقررہ مقام پر پہنچ کر مختلف مذاہب کے افراد سے ملاقات کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ایس سی نے مذکورہ بالا عنوان کے تحت تقریر کی۔ جبکہ ۱۷ر فروری کو گاندھی گیان مندر میں بھی مکرم مولوی صاحب موصوف نے تحریک، داعی الی اللہ کے تحت تقریر کی اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعل بے بہا (بقیہ صفحہ ۱۱)

تر مظالم کے باوجود احمدی صبر و ثبات کا نمونہ دکھا رہے ہیں۔

اس سے پہلے ماہ اکتوبر میں خاکسار کی پٹنہ میں قیام گاہ سے ملحق مکان میں کویت ائیر فورس کے ایک انجنیئر مکرم منظر عالم صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ جب تک یہاں مقیم رہے اُنہیں کافی تبلیغ کرنے کا موقع ملتا رہا۔ اُنہیں بھی قرآن کریم کا انگلش ترجمہ اسلامی اصول کی فلاسفی اور دیگر جماعتی لٹریچرز کا سیٹ پیش کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ اُنہیں خاکسار برابر اپنے پیارے امام و آقا کے خطبات کا سیٹ و سوال و جواب کے کیسیٹ سُناتا رہتا جن کا اُنہوں نے اچھا اثر لیا اور اپنے لئے خاص دُعاؤں کی درخواست کی۔ اب وہ کویت چلے گئے ہیں۔ وہاں سے ہمارے ستعدد بھائیوں کے خطوط آتے رہتے ہیں کہ آپ نے مکرم منظور عالم صاحب میں کیا روح پھونک دی ہے کہ وہ شخص جو پہلے جماعت سے قطعی کوئی دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔ اب پیام و سلام میں بھی ہم لوگوں سے پہل کرتا ہے نیز یہ کہ موصوف ہر طرح سے ہم لوگوں کے قریب ہو گئے ہیں اور برابر آپ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

جملہ بزرگان و احباب جماعت سے دُعاؤں کی خصوصی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کی منشاء کے مطابق زیادہ سے زیادہ تبلیغ و اشاعت دین کے مواقع نصیب کرے اور ہماری حقیر مساعی کو نتیجہ خیز بنائے۔ آمین۔ عنقریب میں پٹنہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جناب ایس ایس سندھوالیہ صاحب کی خدمت میں بھی قرآن کریم اور جماعتی اہم لٹریچرز کے پیش کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا مناسب انتظام فرمائے اور پھر اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔ اسی طرح پٹنہ میں چند نوجوان بھی زیر تبلیغ ہیں اُن کے لئے بھی خاص دُعاؤں کی درخواست ہے۔

مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دار التبلیغ بنگلور کیلئے عطیہ

مکرم محمد شوکت اللہ صاحب ابن محترم محمد صبغۃ اللہ صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ بنگلور نے خاکسار کی تحریک پر مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے پچیس عدد سٹیل کی پلیٹیں بطور عطیہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۴ء کے موقعہ پر دی ہیں۔ اُن کے مال و کاروبار میں برکت کے لئے دُعا فرمائیں۔ قبل ازیں ان کے بڑے بھائی مکرم محمد برکت اللہ صاحب بنگلور مشن ہاؤس کے لئے دو عدد کرسیاں عطیہ کے طور پر دے چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر دو عزیزان کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار

رشید احمد بشیر مبلغ سلسلہ احمدیہ بنگلور کرناٹک

درخواست ہائے دُعا

★ — مکرم حاجی عبد الغفار خان صاحب ساکن بنارس محترم مولوی بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی بہو عزیزہ قدسیہ بیگم صاحبہ جو بعارضہ یرقان عرصہ ایک ماہ سے علیل ہیں کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے ★ — محترمہ بصیر افضال صاحبہ حیدر آباد اپنے شوہر مکرم افضال احمد صاحب جن کے ناخن کا قبل ازیں دو مرتبہ آپریشن ہو چکا ہے۔ اور اب تیسرا آپریشن ہونے والا ہے کی کامل صحت و شفا یابی اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ★ — مکرم شیخ غلام مسیح صاحب کٹک پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بچگان شیخ مبارک احمد، شیخ مجید احمد، شیخ غلام احمد، شیخ وسیم احمد، شیخ نعیم احمد اور شیخ جمیل احمد سلمہم کے نیک صالح و خادم دین بننے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ★ — مکرم نصیر الدین احمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر کٹک اپنے بیٹے عزیز نعیم الدین احمد جس کی ٹانگ کی ہڈی کا آپریشن ہونے کے باوجود نقص دور نہیں ہو سکا ہے کی کامل صحت یابی کے لئے ★ — مکرم عبد المجید صاحب ٹاک یاری پورہ کشمیر جماعت احمدیہ یاری پورہ کے تمام احمدی طلباء و طالبات کی امتحانات میں نمایاں کامیابی اپنے بھائی مکرم حبیب اللہ صاحب ٹاک کی کامل و عاجل شفا یابی اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی کے لئے ★ — مکرم عبد الحکیم صاحب قائد علاقائی وادی کشمیر، عزیزم مکرم صلاح الدین ریشی صاحب، مکرم غلام رسول صاحب آف آسنور، محترمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبد المجید صاحب اور عزیزہ امۃ الباسط سلمہا بنت مکرم مولوی غلام احمد شاد صاحب کی کامل و عاجل شفا یابی اور جماعت احمدیہ آسنور کے تمام بچوں اور بچیوں کی اپنے اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ★ — مکرم عبد العظیم صاحب عثمان آباد پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بڑے بیٹے عزیز محمد عبد العلیم سلمہ جو ایک اندوہناک سانحہ پیش آجانے کی وجہ سے اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا ہے کی کامل و عاجل شفا یابی اور امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے لئے ★ — مکرم غلام احمد صاحب قوال ناصر آباد (کشمیر) اپنے دو بچوں عزیزان پرویز احمد اور محمود احمد سلمہما کے ختنہ کی خوشی میں بیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے ہر دو عزیزان کی کامل و عاجل شفا یابی اور صحت و سلامتی کے لئے ★ — مکرم عبد الشکور صاحب مراد نگر حیدر آباد اپنے بڑے بیٹے عزیز منصور احمد سلمہ جس کے داہنے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے ★ — مکرم نور الدین خان صاحب کیرنگ پندرہ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بڑے بیٹے عزیز ڈاکٹر ظہیر الدین خان سلمہ جن کا ایک سالہ اسپیشلسٹ ٹریننگ کورس کے لئے الہ آباد سے پونا تبادلہ ہوا ہے کی نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ★ — مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوملا (رانچی) بہار مختلف مدات میں بیس روپے ارسال کر کے اپنی بڑی والدہ محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے ★ — مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر امریکہ کو پیٹ کے گلینڈز کے کینسر کا عارضہ ہو گیا ہے جو ڈاکٹروں کی رائے میں ابتدائی سٹیج پر ہے اور قابل علاج ہے۔ موصوف کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے ★ — مکرم بقاء الرحمٰن صاحب کیرنگ اپنی والدہ محترمہ، بڑے بھائی اور خود کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

سعید بچے

والدین کی تربیت بچوں پر گہرا اثر ڈالتی ہے کلکتہ میں مکرم شاہد احمد صاحب سہگل کے بچوں عزیزان سیف اللہ سہگل و شاداب احمد سہگل بعمر پانچ اور چار سال نے بیرونی مراکز کے قیام کی تحریک کا ذکر گھر میں سُنا تو از خود کہا کہ ہم بھی رقم جمع کر کے اس میں دیں گے۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ ان کے والد صاحب کے بُلانے پر گئے۔ خاکسار بھی ساتھ تھا اور ان بچوں نے دو دو صد روپیہ اس تحریک میں پیش کیا۔ اور وہ کچھ سے نہ سماتے تھے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو دینی سعادت عمر بھر ترقی کرے اور دنیوی برکات بھی پائیں اور ان کے دادا محترم بخش الٰہی صاحب سہگل صحت یاب ہوں جو دل کے مرض میں مبتلا ہیں۔

خاکسار۔ ملک صلاح الدین انچارج وقف جدید۔ مزبل کلکتہ۔

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام خصوصی پروگرام بقیہ صفحہ (۱۳)

کرتے ہوئے جلسہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد محترمہ نسیم اختر صاحبہ نے "پیشگوئی کا پس منظر اور اس کا متن" کے موضوع پر عزیزہ امتہ الشکور ڈار نے "تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" کے عنوان پر عزیزہ نسیم بشریٰ نے بعنوان "حضرت مصلح موعودؓ کا عشق الٰہی"۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ نے "وہ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا" کے موضوع پر محترمہ صاحبزادی امتہ الرؤف صاحبہ نے "ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے" کے عنوان پر عزیزہ عقیلہ شفقت صاحبہ نے "قبولیت دعا کا زندہ نشان" کے عنوان پر عزیزہ رخسانہ ممتاز نے بعنوان "حضرت مصلح موعودؓ کے بچپن کی دلچسپیاں" تقریر کی۔ پھر عزیزہ راشدہ رحمٰن نے نظم پڑھی۔ "ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو" محترمہ امتہ العزیز صاحبہ نے "ہم اپنی روح اس میں ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا" کے موضوع پر اور محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے عنوان پر تقاریر کیں۔

اس دوران عزیزہ شاہینہ رزاق، عزیزہ بشریٰ صادقہ چیمہ اور عزیزہ صاحبزادی امتہ الرؤف صاحبہ نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔

جلسہ کے بعد "بوجھو تو جانیں" پروگرام کے تحت ناصرات کی بچیوں سے مختلف دینی علمی، سائنسی اور معلوماتی سوالات پوچھے گئے۔

آخر میں ۱۹ر فروری کو مقابلہ نظم و تقاریر اور ۲۰ر فروری کے سوالات کے مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی ممبرات لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے گئے اور دُعا کے بعد اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

واضح رہے کہ ۱۸ر فروری کو لجنہ و ناصرات نے اس خوشی کے موقع پر کھیلوں کے پروگرام کا اہتمام کیا۔ محترمہ امتہ القدیم صاحبہ کی زیر صدارت محترمہ نسیم اختر صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے کھیلوں کا آغاز ہوا۔ لجنہ کی کھیلیں میوزیکل چیئر، آبسٹکل ریس ہوئیں۔ جبکہ ناصرات نے کھو کھو۔ کبڈی۔ ڈم ریس۔ مینڈک ریس۔ تھرو بال اور آبسٹکل ریس میں حصہ لیا۔ کھیلوں میں حصہ لینے والی تمام ممبرات لجنہ و ناصرات میں ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔

ناصرات الاحمدیہ کے مقابلہ جات کے بعد لجنہ اماء اللہ کے سوال و جواب کا ایک دلچسپ پروگرام پیش کیا گیا۔

مورخہ ۱۹ر اور ۲۰ر فروری دونوں دن شعبۂ ضیافت کی طرف سے سٹال بھی لگایا گیا۔ ۱۹ر فروری کے پروگرام میں ۵-۶ غیر مسلم خواتین بھی شریک ہوئیں اور ۲۰ر فروری کے پروگرام میں ویر کا کی نو احمدی بہنوں نے بھی شرکت کی۔ الحمدللہ۔

انتقال پُر ملال

افسوس! جماعت احمدیہ یادگیر کے فرشتہ سیرت احمدی بزرگ محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب غوری طویل علالت کے بعد بعمر ۹۵ سال بروز بدھ اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کی زندگی تقویٰ شعار تھی۔ تعلق باللہ اور شفقت علی خلق اللہ کی خصوصیات بدرجہ اتم آپ میں موجود تھیں۔ خلافت احمدیہ سے حقیقی وابستگی۔ بزرگان سلسلہ کا احترام۔ مالی قربانیوں میں مسابقت کی روح۔ خدمت دین اور غرباء سے دلی ہمدردی کا جذبہ آپ کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ آپ ... سال تک جماعت احمدیہ یادگیر کی امارت کے فرائض بھی بحسن و خوبی بجا لاتے رہے۔ اور جماعت کے استحکام اور ترقی کے لئے مقدور بھر کوشش کی۔ مرحوم نے خاکسار کے ساتھ بھی آخر وقت تک خلوص و محبت اور ہمدردی کا سلوک کیا اور ... میرے اہل و عیال کا خیال رکھتے رہے۔ جزاہ اللہ خیراً۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ امانتاً دفن کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کے دو فرزند مکرم ... اللہ صاحب غوری بحیثیت نائب امیر اور مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری قائد ... خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سبھی اولاد کو خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ آمین۔ خاکسار۔ عبدالمومن راشد مبلغ یادگیر۔

جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والے احباب کیلئے ضروری ہدایت

"اسلام آباد ٹلفورڈ انگلستان کے جلسہ کے انعقاد کی تاریخوں ۵-۶-۷ر اپریل ۱۹۸۵ء سے مورخہ ۸۵-۱-۱ کے سرکلر مکتوب لندن کے ذریعہ جماعتوں و احباب کو ضابطہ کار سے مطلع کیا جا چکا ہے۔ اور جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب سے ان کے امیر / صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ پاسپورٹ کے جملہ کوائف طلب کئے ہیں۔ تاکہ ان کو شناختی خط ارسال کئے جا سکیں۔ اس بارے میں ضروری بات جانے والے احباب نوٹ فرمالیں۔ کہ برطانیہ میں مختصر قیام کے لئے جانے والے احباب کو ویزا یا انٹری سرٹیفکیٹوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیکن یکم جنوری ۱۹۸۵ء سے یہ شرط برطانیہ نے زائد کر دی ہے۔ کہ مسافر کو مبلغ ۱۶۰/- روپے انٹری فیس ادا کرنی ہوگی۔ باقی قوانین حسب سابق ہیں۔ لہٰذا جانے والے احباب انٹری فیس ادا کرنے کا بندوبست رکھیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

مطالعہ کُتب

اراکین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے مطالعہ کے لئے ماہ فروری تا اپریل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ضرورۃ الامام" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین مجالس یہ کتاب نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان سے قیمتاً منگوا کر خدام کو اس کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائیں اللہ تعالیٰ تمام خدام کو بیش از بیش علوم روحانیہ سے بہرہ ور ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

قائدین مجالس متوجہ ہوں

(۱) :- کیا آپ کی مجلس کا ہر طفل قاعدہ یسرنا القرآن جانتا ہے۔

(۲) :- کیا قاعدہ یسرنا القرآن جاننے والے اطفال قرآن مجید ناظرہ سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(۳) :- کیا روزانہ تعلیمی کلاسز جاری ہیں۔

ہر طفل کو مرکزی نصاب کی کتاب "کامیابی کی راہیں" باقاعدگی سے پڑھائی جائے۔

یاد رہے کہ (۱) :- ستارۂ اطفال کے معیار کے امتحان کے لئے کامیابی کی راہیں حصہ اوّل مقرر ہے۔

(۲) :- ہلال اطفال کے لئے "کامیابی کی راہیں" حصہ دوم مقرر ہے۔

(۳) :- قمر " " " حصہ سوم " "

(۴) :- بدر " " " حصہ چہارم " "

نوٹ :- سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات سب بچوں کو زبانی یاد کرائی جائیں۔ جن مجالس کے پاس مندرجہ بالا کتب نہ ہوں وہ فوری طور پر دفتر کو اطلاع دیں تاکہ ان کو ارسال کی جا سکیں۔

سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

دُعائے مغفرت

مکرم عبدالحفیظ صاحب دنڈوتی سکنہ یادگیر چند دن قبل وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کی اہلیہ صاحبہ نے ایصال ثواب کے لئے مختلف مدات میں یکصد روپے (۱۰۰/-) ادا کئے ہیں۔

قارئین بدر سے مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات نیز اہلیہ و بچوں کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ عبدالمومن راشد مبلغ یادگیر۔

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"اَلخَیرُ کُلُّہٗ فِی القُرآنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اِنَّ اللّٰہَ یَرزُقُ مَن یَّشَآءُ بِغَیرِ حِسَابٍ

بی۔ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

• الیکٹریکل انجینئرس • لائسنس کنٹریکٹس • الیکٹریکل ورکنگ • موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAYCHOURI

C/O LACHMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOYA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

ٹیلیفون: 574?08 / 689389. BOMBAY - 58.

"مَیں وُہی ہُوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔

("فتح اسلام" صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی آئرن مل { نمبر ۵۰-۲-۱۸ فلک نما حیدرآباد ۵۰۰۰۵۳

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

تار کا پتہ: AUTOCENTRE

ٹیلیفون نمبرز { 23-5222 / 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے: ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزے بازار سے دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVELAIDS

D/2, 54 (1)

MAHADEVPET

MALIKERI - 571201

(KARNATAK)

رنگین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس، بریف کیس، سکول بیگ، ٹریولنگ بیگ، ہینڈ بیگ، زنانہ و مردانہ ہینڈ بیگ، منی پرس، پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن - ۵- نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۳۴۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہوکر چھوٹوں پر رحم کرو نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہوکر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ (کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT,
GRAM:- MOOSA RAZA }
PHONE:- 605558. }　　BANGALORE-2.

حیدر آباد میں　　فون نمبر: 42301

ییلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش اور قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۷۸/۱-۱-۱۴ سعید آباد حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ۱۲۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ
نمبر ۲/۲/۱۴/۱ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
فون نمبر: 42916

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کش

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، ٹیر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!!